Postal Reg.No:PB/1023/2001

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 50 | شمارہ 41

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

23 رجب 1422 ہجری 11 اخاء 1380 ہش 11 اکتوبر 2001ء

اخبار احمدیہ

لندن 5 اکتوبر (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور سابقہ مضمون کو جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کی قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت وسلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

...... ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ......

مسیح موعودؑ کے اس دور میں اللہ تعالیٰ نے جہاد کو واضح طور پر حرام قرار دیا ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت میں نزول مسیح کے وقت جہاد کی ممانعت فرمادی ہے

جہاد کی ممانعت کے بارہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک عربی خط کا اردو ملخص جو حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ...... اہل اسلام، ہندوستان اور عرب اور فارس وغیرہ ممالک کی طرف آج سے ٹھیک سو سال قبل ۱۹۰۰ء میں تحریر فرمایا ......

اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے اس بات کو اچھی طرح یاد رکھو کہ اللہ، جو اسلام کا والی ہے اور اس کے بڑے بڑے امور کا کفیل، اس نے اپنے دین کو حکمتوں اور علموں سے بھرپور بنایا ہے۔ اور اس کے ظاہر و باطن میں معارف رکھے ہیں۔ اس کی حکمتوں میں سے جو اس نے اس دین متین میں رکھی ہیں تاکہ ہدایت یافتوں کو ہدایت میں بڑھائے، وہ جہاد ہے جس کا اس نے حکم دیا زمانہ اسلام کی ابتداء میں پھر اس سے منع کر دیا ان دنوں میں۔ اور بھید اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جن کے خلاف جنگ کی گئی تھی ابتدائی زمانہ میں اس کی اجازت کافروں کے حملوں کو روکنے کے لئے، اور دین کی حفاظت کے لئے ...... پھر تبدیل ہوگیا معاملہ برطانوی حکومت کے زمانہ میں، مسلمانوں کو امن☆ حاصل ہوگیا اور تلواروں اور نیزوں کی ضرورت باقی نہیں رہی......

پس اللہ تعالیٰ کے مصالح نے تقاضا کیا کہ وہ جنگ اور جہاد کو روک دے اور بندوں پر رحم کرے۔ اور یہ اس کی سنت پہلوں میں بھی جاری ہو چکی ہے۔ یقیناً بنی اسرائیل اس سے پہلے اپنے جہاد کی وجہ سے مطعون کئے گئے تھے چنانچہ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کے آخری زمانہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کو نازل فرمایا اور ان کو دکھادیا کہ دشمنی کرنے والے غلطی پر تھے۔ پھر میرے رب نے مجھے بھیجا ہمارے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ کے آخری زمانہ میں اور اس زمانے کی مقدار اس زمانے کے جیسی رکھی جو کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کے درمیان تھی۔ یقیناً اس میں غور و فکر کرنے والی قوم کے لئے نشان ہے اور میری اور حضرت عیسیٰ کی بعثت کا مقصد ایک ہی ہے اور وہ اخلاق کی اصلاح اور جہاد کا خاتمہ ہے اور نشانات کا دکھانا ہے بندوں کے ایمان کی تقویت کے لئے۔ اس میں شک نہیں کہ اس زمانے میں اور اس ملک میں جہاد کی وجوہ معدوم ہیں۔ پس اب مسلمانوں پر دین کے لئے جنگ کرنا اور شرع متین کے لئے کافروں کو قتل کرنا حرام ہے۔ پس یقیناً اللہ تعالیٰ نے واضح کر دی ہے جہاد کی حرمت اس امن و عافیت کے زمانہ میں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہانگ دہل فرمایا ہے کہ جہاد امت میں مسیح کے نزول کے وقت منع ہوگا۔ یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ زمانے نے اپنے حالات صریح طور پر بدل دئے ہیں اور قبیح اطوار کو متروک کر دیا ہے اور آج کے دور میں کوئی ایسی حکومت نہیں پائی جاتی جو مسلمانوں پر ان کے اسلام کی وجہ سے ظلم کرتی ہے۔ اور نہ کوئی ایسا حاکم جو ان کے دینی احکام کی بجا آوری پر ان پر ظلم ڈھاتا ہو یہی وجہ ہے کہ اللہ نے اس دور میں اپنے فیصلے کو بدل دیا ہے اور اس بات سے روک دیا ہے کہ دین کی خاطر جنگ کی جائے یا دینی اختلاف کے باعث نفسوں کو قتل کیا جائے اور اس نے حکم دیا ہے کہ مسلمان کفار پر اتمام حجت کریں۔ اور کاٹنے والی تلوار کی جگہ پر دلائل و براہین کا استعمال کریں۔ اور اثر کرنے والے دلائل کے گھاٹ پر اتریں اور بلند و بالا براہین کی چوٹیوں پر چڑھیں۔ یہاں تک کہ ان کے قدم غلبہ حاصل کریں دلیل کی ہر بنیاد پر اور ان سے کوئی ایسی دلیل گم نہ ہو جس کی طرف ذہن سبقت کرتے ہیں اور ان سے کوئی ایسا غلبہ غائب نہ ہو جسکی طرف زمانہ رغبت کرتا ہے۔ اور کوئی ایسا شبہ باقی نہ رہ جائے جس کو شیطان جنم دیتا ہے اور یہ کہ وہ نہایت تشفی کے ساتھ اتمام حجت کریں اور اس نے ارادہ کیا ہے کہ مسئلہ جہاد کے تعلق سے بدکی ہوئی طبیعتوں کا شکار کرے۔ اور قحط زدہ اور بنجر دلوں پر نشانات کے پانی کے ساتھ موسم بہار کی پہلی بارش کی طرح اترے۔ اور شبہات و وساوس کے میل کچیل کو اور اعتقاد کی برائیوں کو دھودے۔ پس اس نے اسلام کے لئے ایسا وقت مقرر کیا ہے جو موسم بہار کے آغاز کی طرح ہے اور وہ وقت بلندی سے نازل ہونے والے مسیح کا ہے تاکہ وہ اس میں جاری کرے نشانات کے پانی کو چشموں کی طرح اور ظاہر کرے اسلام کی سچائی اور واضح کرے کہ عیب لگانے والے جھوٹے تھے۔ اور یہ بات واجب تھی اللہ رب العالمین کے

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

☆اس میں شک نہیں کہ ہم برطانوی حکومت کے زمانہ میں مکمل آزادی کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ ہمارے اموال، نفوس، اور ہمارا دین اور ہماری عزتیں اس حکومت کی مہربانی سے ظالموں کے ہاتھوں سے محفوظ ہیں۔ پس ہم پر واجب ہے اس کا شکر جسکی عطایا نے ہمیں ڈھانپ لیا ہے۔ اور جسکی نیک خصلتوں نے ہمیں راحت کا پیالہ پلایا ہے۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان [redacted] ۱۱ اکتوبر 2001ء

طالبان کا اسلام ......؟

......(۳)......

گزشتہ گفتگو میں ہم نے بتایا تھا کہ طالبان اور ان کے ہم عقیدہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ کہ غیر مسلموں کو اسلامی حکومت میں تبلیغ، اشاعت کی اجازت نہیں ہے سراسر مخالف قرآن ہے۔ ہم نے بتایا تھا کہ قرآن مجید باطل قوتوں کو بھی طرح اپنے مقاصد پھیلانے کی اجازت دیتا ہے۔ باوجودیکہ قرآن مجید اسکو گمراہی قرار دیتا ہے لیکن قرآن مجید کے نزدیک ان کو گمراہی پھیلانے کی سزا اس دنیا میں نہیں بلکہ آخرت میں احکم الحاکمین خدا کی طرف سے ملے گی۔ آج کی گفتگو میں ہم بتانا چاہتے ہیں کہ قرآن مجید نے انسان کو قبول مذہب کی مکمل آزادی عطا کی ہے۔

ایک طرف قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

"اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام" (اٰلِ عمران ۲۰)

یعنی حقیقی دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے

پھر فرمایا :

"وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ" (ال عمران ۸۶)

اور جو کوئی اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور دین چاہے گا تو ہرگز وہ دین اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور ایسا انسان آخرت میں گھاٹا پانے والوں میں سے ہوگا۔

گویا اسلام کو چھوڑنے والے کی سزا اس دنیا میں کچھ نہیں۔ آخرت میں ایسا شخص خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا

پس ایک طرف اللہ تعالیٰ نے اسلام دین کو پسند کیا اور فرمایا کہ جو اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور دین قبول کریگا ہرگز یہ بات منظور نہیں ہوگی اور آخرت میں گھاٹا ہوگا لیکن دوسری طرف فرمایا :-

"لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ" (البقرہ ۲۵۷)

فرمایا دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں جو جس مرضی دین کو قبول کرے ہدایت اور گمراہی تو خوب اچھی طرح ظاہر ہو چکی ہے۔ پھر فرمایا :-

"قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ" (الکھف ۳۰)

یعنی لوگوں سے کہہ دو کہ یہ (دین اسلام) تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے اب جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کر دے پس اسلام وہ روشنی کا پہلا پیغام ہے جس نے مذہب کے معاملہ میں زور زبردستی اور جبر کو کلیۃً حرام قرار دے کر انسانیت کو شرف کے بلند ترین مینار پر کھڑا کر دیا ہے۔

ما بار، بعور پاکستان حکومت کے ملاں غیر مسلموں کو غالباً درج ذیل آیت کی روشنی میں تبلیغ سے روکنے ... قتل کرنے کا جواز قائم کرتے ہیں۔ جس میں فرمایا ہے کہ :-

"وَقَاتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰہِ" (البقرہ ۱۹۴)

کہ ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ ختم ہو جائے اور دین اللہ کے لئے ہو جائے

اس آیت کی روشنی میں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ باقی تمام مذاہب دراصل فتنہ ہیں اور اللہ کا حکم ہے کہ اسکے دین کے غلبہ تک قتال کرتے رہو۔ حالانکہ اس آیت کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے اس آیت میں تو دین کے معاملہ میں جنگ کی ابتداء کرنے والوں کیلئے مسلمانوں کو تعلیم ہے کہ جب تک قبول دین میں جبر کا خاتمہ نہیں ہوتا اور قبول دین محض اللہ کیلئے نہیں ہو جاتا اس وقت تک دین کے معاملہ میں جبر کرنے والوں سے جنگ کرو چنانچہ مذکورہ آیت قرآنی کی تفسیر کرتے ہوئے جلیل القدر صحابی، حضرت عمرؓ کے ... نے فرمایا :-

عن ابن عمرؓ ان اللہ یقول وقاتلوا ھم حتی لا تکون فتنة قال ابن عمرؓ فد فعلنا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان الاسلام قلیلا فکان الرجل یفتن فی دینہ اما یقتلوہ واما یوثقوہ حتی کثر الاسلام فلم تکن فتنة

(بخاری کتاب التفسیر سورة الانفال ۴)

یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے فرمان "وقاتلوھم حتی لا تکون فتنة" (یعنی ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے) کی تعمیل ہم نے اس طرح کی جب ... رسول اللہ ...

میں مسلمان بہت تھوڑے تھے اور جو شخص اسلام لاتا تھا یا اسلام قبول کرنے پر کفار کی طرف سے دین کے راستے میں دکھ دیا جاتا تھا اور بعض کو قتل کر دیا جاتا تھا اور بعض کو قید کر دیا جاتا تھا یہاں تک کہ جب اسلام پھیل گیا تو پھر دین سے ہٹانے یعنی کفار کی طرف سے زبردستی تبدیلی مذہب کا فتنہ نہ رہا

اس آیت کے بعد "ویکون الدین للہ" کا مطلب یہ ہے کہ مذہب کے معاملہ میں زبردستی کرنے والوں سے اس وقت تک لڑتے رہو جب تک وہ یہ بات مان نہ لیں کہ دین کا معاملہ کلیۃً اللہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس میں کسی طرح کی زور زبردستی یا جبر کا سوال نہیں ہونا چاہئے۔ قرآن مجید کی اس بے نظیر تعلیم کے بعد اسلام کی طرف یہ بات منسوب کرنا کہ نعوذباللہ اسلام دیگر مذاہب کو تبلیغ و پرچار کی اجازت نہیں دیتا اسلام کی بنیادی تعلیمات سے ناواقفی کا ثبوت ہے۔

قرآن مجید نے جہاد کی اجازت ہی دو وجوہات سے دی ہے **ایک** تو اس لئے کہ کفار مذہب کے معاملہ میں مسلمانوں پر جبر کرتے تھے اور ان پر زبردستی اپنا مذہب ٹھونسنا چاہتے تھے۔ اور **دوسرے** اسلامی جہاد کی غرض وغایت یہ تھی کہ اس کے ذریعہ اسلام دیگر مذاہب کی عبادتوں اور ان کی عبادت گاہوں کو امن و عافیت عطا کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ جس آیت مبارکہ کے ذریعہ مسلمانوں کو جہاد کی اجازت دی گئی ہے اس میں فرمان الٰہی ہے :-

"اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُ۔ اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذْکَرُ فِیْھَا اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰہُ مَنْ یَّنْصُرُہٗ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ" (الحج)

یعنی ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے (قتال کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے ہیں اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ (یعنی) وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بناء پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسرے سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے یقیناً اللہ بہت طاقتور اور کامل غلبہ والا ہے۔

مذکورہ آیت میں جہاں مسلمانوں کو ظلم سے بچانے اور انہیں مذہب کے معاملہ میں آزادی دلانے کیلئے جہاد کی اجازت دی گئی ہے وہیں جہاد کا فلسفہ یہ بتایا گیا ہے کہ اگر آج مسلمانوں کو ظلم سے نہ بچایا جائے اور ان کی عبادت گاہوں کو محفوظ نہ کیا جائے تو دہشت گردی کی اس عادت کے نتیجہ میں آنے والے کل کو دیگر مذاہب کی عبادت گاہیں بھی محفوظ نہیں رہیں گی ظلم کرنے والے آج مسلمانوں پر انہیں کمزور سمجھ کر ظلم کر رہے ہیں لیکن جب ان کو خون کی عادت پڑ جائے گی تو پھر دیگر مذاہب اور ان کے عبادت خانے بھی محفوظ نہیں رہیں گے گویا قرآن مجید کی روشنی میں اسلامی جہاد کی فلاسفی یہ ہے کہ جہاں مسلمانوں کو ظلم وزیادتی سے چھٹکارا دلا کر مذہبی آزادی عطا کی جائے وہیں دیگر مذاہب کے پیروکاروں اور ان کے عبادت خانوں کو بھی ظلم وزیادتی اور جبر واکراہ سے نجات دلائی جائے پس قرآن مجید تو دنیا میں امن وسلامتی اور مذہبی رواداری کے قیام کیلئے نازل ہوا ہے۔

پس قرآن مجید جب دیگر مذاہب کے عبادت خانوں کے احترام اور ان کی حفاظت کا حکم دیتا ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ان کو اپنے مذہب کی تبلیغ سے روک سکے۔ دوسرے یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ قرآن مجید ہر حالت میں مسلمانوں کو عدل وانصاف کا حکم دیتا ہے۔ بلکہ یہاں تک فرمایا ہے کہ کسی قوم کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم ان سے انصاف نہ کرو ہر حالت میں انصاف سے کام لو (المائدہ ۹)

پس طالبان اور ان کے ہم عقیدہ لوگوں کو جن میں دیوبندی اور وہابی لوگ شامل ہیں خاص طور پر سوچنا چاہئے کہ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ہم خود تو اسلام کی تبلیغ کریں اور اسلام کی اشاعت کو عیسائی ممالک اور ہندو اقوام میں ضروری قرار دیں اور جب وہ مسلم ممالک میں اپنے مذاہب کی تبلیغ کریں یا اپنے عبادت خانے تعمیر کرنا چاہیں تو پھر ان کیلئے سزائے موت تجویز کر دی جائے۔ خدارا بتاؤ یہ کہاں کا اسلام ہے اور یہ کہاں کی تعلیم ہے۔ کس نبی سے تم نے یہ تعلیم سیکھی ہے۔ نہ تو یہ قرآنی تعلیم ہے اور نہ ہی یہ سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہے۔ خدا را غور کرو ٹھنڈے دل سے سوچو اور اس زمانہ میں قرآن مجید کے حقیقی نور کو پھیلانے والے امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامن عافیت میں آجاؤ ...... !!

(باقی)

(منیر احمد خادم)

[redacted]

خطبہ جمعہ

خدا کی بادشاہی ایسی ہے کہ وہ ایک دم میں تمام مخلوق کو فنا کر کے اَور مخلوق پیدا کر سکتا ہے۔

سو سال پہلے کی تاریخ حیرت انگیز رنگ میں اس دور میں دہراتی جا رہی ہے

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کو اہم نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۲۴؍ اگست ۲۰۰۱ء بمطابق ۲۴؍ ظہور ۱۳۸۰ ہجری شمسی بمقام منہائم (جرمنی)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

یہ جو سلسلۂ خطبات ہے یہ خداتعالیٰ کی صفت مالکیت کے تعلق میں ہے اور لفظ ملک کے جو مختلف Derivative ہیں ان کے جو مختلف استعمالات قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں وہ اس خطبہ کا بھی موضوع ہیں، اس سے پہلے خطبہ کا بھی موضوع تھے۔

پہلی آیت سورۃ البقرہ نمبر ۱۰۸ پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ . وَمَالَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَانَصِيْرٍ﴾ کیا تو نہیں جانتا کہ وہ اللہ ہے جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے؟ اور اللہ کو چھوڑ کر تمہارے لئے کوئی سرپرست اور مددگار نہیں۔ (سورۃ البقرہ :۱۰۸)

اس ضمن میں ایک حدیث ہے حضرت ابی مسعودؓ سے مروی ہے۔ حضرت ابو مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اس سے گفتگو شروع کی تو اس کے شانے کانپنے لگے۔ آنحضرتؐ نے اس کی یہ کیفیت دیکھ کر فرمایا اپنے آپ کو قابو میں رکھو۔ مَیں کوئی بادشاہ نہیں۔ مَیں تو ایک ایسی عورت کا بیٹا ہوں جو خشک گوشت کھایا کرتی تھی۔ (سنن ابن ماجه كتاب الاطعمة باب القديد)

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی انکساری کی شان ہے۔ حقیقت میں آپ صرف اللہ ہی کو بادشاہ سمجھتے تھے اور آپؐ کے سامنے جو ڈرتا یا خوف کھاتا تھا اس کو تسلی دیا کرتے تھے کہ مالک ایک ہی ہے اور بادشاہ وہی ہے۔

ایک حدیث اسی تعلق میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے آنحضرت ﷺ اپنی بیویوں کے درمیان (باریاں) تقسیم کیا کرتے تھے اور (اُن میں) عدل فرماتے اور یہ دعا بھی کرتے: اے اللہ! یہ میری تقسیم ہے اس چیز میں جس کا مَیں مالک ہوں"۔ یعنی ظاہری طور پر جو بھی عدل کا تعلق ہے وہ مَیں بہر حال روا رکھتا ہوں۔ باریاں مقرر ہیں، ہر ایک کو برابر حصہ دیتا ہوں۔ یہ تو وہ چیز ہے جس کا مَیں مالک ہوں۔ لیکن "جس چیز کا مَیں مالک نہیں بلکہ تُو مالک ہے اُس بارہ میں مجھے ملامت نہ کرنا"۔ (ترمذی کتاب الادب)

اب اس سے مراد یہ ہے کہ دل کا تعلق جہاں تک ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے۔ دل کو چاہے جس کی طرف زیادہ پھیر دے جس کی طرف چاہے کم پھیر دے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا مطلب یہ تھا کہ مَیں اگر کسی سے طبعی اور زیادہ محبت کرتا ہوں تو اس میں میرا قصور کوئی نہیں۔ مَیں تو تیرا ادنیٰ چاکر ہوں اور تیرے ہاتھ میں میرا دل بھی ہے جس طرح سب دنیا کے دل ہیں۔ لیکن ظاہری انصاف کا جہاں تک تعلق ہے وہ مَیں ہر طرح سے پورا کرتا ہوں۔

اسی تعلق میں ایک حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیر دیتے تو یہ ذکر کرتے: "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہی بادشاہ ہے، وہی مستحق حمد و ثنا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے اللہ! جو تو دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روکے اسے کوئی دے نہیں سکتا۔ کسی مالدار اور طاقتور کو اس کا مال اور اس کی طاقت تجھ سے نہیں بچا سکیں گے اور نہ ہی کوئی فائدہ دے سکیں گے"۔

(مسلم كتاب الصلوٰة باب استحباب الذكر بعد الصلوٰة)

اب ایک اور آیت کریمہ ہے سورۃ المائدہ کی ۴۱ ویں آیت ﴿اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ . يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ . وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہی ہے جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

اس ضمن میں ایک حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے۔ عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "مَیں دوزخیوں میں سب سے آخر پر دوزخ سے نکلنے والے کو جانتا ہوں"۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کا نظارہ دکھایا ہے۔ "نیز اہل جنت میں سے سب سے آخر پر جنت میں داخل ہونے والے کو بھی جانتا ہوں"۔ یہ دونوں ایک ہی چیز کے دو رُخ ہیں۔ جو دوزخ میں سب سے آخر پر نکلے گا وہی جنت میں سب سے آخر پر داخل ہو گا۔ پس جب وہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا، جب وہ دوزخ سے نکلے گا تو رینگتے ہوئے نکلے گا۔ جب وہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا تو اُسے خیال پیدا ہو گا کہ وہ بھر چکی ہے۔ پھر وہ واپس لوٹ جائے گا اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا کہ اے میرے ربّ! میں نے اُسے بھری ہوئی پایا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اُسے فرمائے گا کہ جا اور جنت میں داخل ہو جا۔ پھر وہ جنت کی طرف جائے گا اور خیال کرے گا کہ وہ بھر چکی ہے۔ پھر واپس لوٹ کر عرض کرے گا کہ اے میرے ربّ! مَیں نے تو اُسے بھرا ہوا پایا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو فرمائے گا کہ جا اور جنت میں داخل ہو جا۔ تجھے دنیا کے برابر نیز اس سے دس گنا مزید دیا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ یا حضورؐ نے فرمایا تھا کہ تجھے دنیا سے دس گنا بڑھ کر دیا جاتا ہے۔ تب وہ شخص کہے گا کہ اے اللہ! تُو مالک الملک ہے، میرا مذاق تو نہ اُڑا۔ (راوی کہتے ہیں کہ) مَیں نے دیکھا کہ اس پر آنحضرت ﷺ بھی ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دانت مبارک نظر آنے لگے۔ حضورؐ نے فرمایا: پھر کہا جائے گا کہ یہ شخص اہل جنت میں سے سب سے کم درجہ پر ہے۔ کیونکہ سب سے آخر پر داخل ہوا ہے۔

(مسلم، کتاب الایمان)

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام الحکم ۳۱؍ اگست کے حوالہ سے فرماتے ہیں:-

"دنیا کی گورنمنٹ کبھی اس امر کا ٹھیکہ نہیں لے سکتی کہ ہر ایک بی اے پاس کرنے والے کو ضرور نوکری دے گی۔ مگر خدا تعالیٰ کی گورنمنٹ کامل گورنمنٹ اور لاانتہا خزائن کی مالک ہے، اُس کے حضور کوئی کمی نہیں۔ کوئی عمل کرنے والا ہو وہ سب کو فائز المرام کرتا ہے اور نیکیوں اور حسنات کے مقابلہ میں بعض ضعفوں اور سقموں کی پردہ پوشی بھی فرماتا ہے"۔ (الحکم ۳۱؍ اگست ۱۹۰۱ء)

مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نوکری کرو گے تو اس کے ہاں جو بھی تم درجہ پاؤ گے مثلاً اس دنیا میں بی۔اے، ایم۔اے وغیرہ ہوتے ہیں خدا کے حضور تم جو بھی ڈگری پاؤ گے اس کے بعد نوکری کی فکر نہیں رہے گی۔ تم اسی مقام پر اللہ کے نوکر رکھ لئے جاؤ گے۔

ایک سورۃ الاعراف کی ۱۵۹ ویں آیت ہے ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴾ ۔(سورۃ الاعراف:

(۱۵۹

تُو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جس کے قبضے میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے۔ پس ایمان لے آؤ اللہ پر اور اس کے رسول نبی اُمّی پر جو اللہ پر اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتا ہے اور اسی کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

"لوگوں کو کہہ دے کہ مَیں خدا کی طرف سے تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ وہ خدا جو بلا شرکت الغیر آسمان اور زمین کا مالک ہے، جس کے سوا اَور کوئی خدا اور قابل پرستش نہیں۔ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ پس اس خدا پر اور اس کے رسول پر جو نبی اُمّی ہے ایمان لاؤ۔ وہ نبی جو اللہ اور اس کے کلموں پر ایمان لاتا ہے اور تم اس کی پیروی کرو تا تم ہدایت پاؤ۔"

(براہین احمدیہ۔ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد نمبر ۱ صفحہ ۵۲۶۔۵۲۷)

اسی تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"جو مختلف قوموں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا، سوچو تو سہی کس قدر کامل اور زبردست قویٰ کا مالک ہوگا"۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تمام قوموں کی اصلاح کے لئے بھیجے گئے ہیں جو اول و آخر تمام دنیا پر پھیلی ہوئی ہیں جن میں سے مشرق بھی ہے اور مغرب بھی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر یہ ذمہ داری بے انتہا تھی اور اسی ذمہ داری کے متعلق قرآن کریم اشارہ کرتا ہے کہ ﴿ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴾ اس ذمہ داری نے تیری کمر توڑ دی ہے۔ یہ بوجھ تو نے اٹھالیا اپنے سر پر۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کامل قویٰ کا مالک تھا۔ "...... رسول اللہ ﷺ اور آپ کی جماعت کی طرف غور کرو تو پھر کیسا روشن طور پر معلوم ہوگا کہ آپ ہی اس قابل تھے کہ محمدؐ نام سے موسوم ہوتے اور اس دعویٰ کو جیسا کہ زبان سے کیا گیا تھا کہ ﴿ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا ﴾ اپنے عمل سے بھی کر کے دکھاتے۔ چنانچہ وہ وقت آگیا کہ ﴿ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَ رَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ﴾۔ اس میں اس امر کی طرف صریح اشارہ ہے کہ آپ اس وقت دنیا میں آئے جب دین اللہ کو کوئی جانتا بھی نہ تھا اور عالمگیر تاریکی پھیلی ہوئی تھی اور گئے اس وقت کہ جبکہ اس نظارہ کو دیکھ لیا کہ ﴿ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ﴾"۔

(الحکم جلد ۵۔ بتاریخ ۱۷/جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۳)

تو انشاء اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قدموں کی برکت سے آپ بھی اس جلسہ کے اختتام پر یہی نظارہ ایک دفعہ پھر دیکھیں گے کہ ﴿ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ﴾ گویا فوج در فوج لوگ دین اللہ یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو رہے ہونگے۔

ایک اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس ہے:-

"آنحضرت ﷺ کے ظہور کے وقت تبلیغ عام کا دروازہ کھل گیا تھا اور آنحضرت ﷺ نے خود اپنے ہاتھ سے بعد نزول اس آیت کے کہ ﴿ قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا ﴾ دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں کی طرف دعوتِ اسلام کے خط لکھے تھے، کسی اَور نبی نے غیر قوموں کے بادشاہوں کی طرف دعوتِ دین کے ہرگز خط نہیں لکھے کیونکہ وہ دوسری قوموں کی دعوت کے لئے مامور نہ تھے۔ یہ عام دعوت کی تحریک آنحضرت ﷺ کے ہاتھ سے ہی شروع ہوئی"۔ (چشمۂ معرفت۔ صفحہ ۶۸۔۶۹)

تو یہ دیکھ لیں کہ یہ ایسی کامل دلیل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سب دنیا کو مخاطب کرنے کی کہ اس زمانہ میں مشرقی حکومتوں کے سربراہوں کو بھی آپ نے خط لکھے اور روم کے بادشاہ کو جو مغرب کا حاکم تھا اس کو بھی خط لکھے اور دنیا میں کوئی ایک نبی بھی ایسا نہیں جس نے دنیا کے بادشاہوں کو مخاطب کر کے خط لکھے ہوں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کی خاص شان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو وہ خط لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ خط بالکل سادہ تھے۔ بسم اللہ سے شروع ہوتے تھے اور سادہ سی دعوتِ عام تھی محمدؐ قبول کرلو۔ "اَسْلِمُوْا تُسْلَمُوْا" تم اسلام قبول کرلو تمہیں بھی سلامتی عطا کی جائے گی۔ تو ان چھوٹے سے تھوڑے سے لفظوں میں بے انتہا رعب تھا۔ یہاں تک کہ ایک بادشاہ نے جب یہ خط دیکھا تو اس کو چوما اور تخت سے نیچے اتر آیا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تھوڑے الفاظ میں بھی بہت رعب تھا اور صداقت کی بات ہوتی تھی جو دل سے نکلتی تھی اور دل پر اثر کرتی تھی"۔

اب سورۃ التوبہ کی ۱۱۶ویں آیت ہے ﴿ اِنَّ اللّٰہَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴾۔ یقیناً اللہ ہی ہے جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔ وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا بھی ہے اور تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی دوست اور مددگار نہیں۔

ایک اور آیت ہے سورۃ بنی اسرائیل کی ۱۱۲ویں۔ ﴿ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ﴾۔ اور کہہ کہ تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے کبھی کوئی بیٹا اختیار نہیں کیا اور جس کی بادشاہت میں کبھی کوئی شریک نہیں ہوا اور کبھی اُسے ایسے ساتھی کی ضرورت نہیں پڑی جو گویا کمزوری کی حالت میں اُس کا مددگار بنتا۔

اب یہ کمزوری کی حالت میں اس کا مددگار بنتا، اس کا معنی یہ ہے کہ بعض دفعہ انسان دوست بناتا ہے اس لئے کہ مشکل وقت میں وہ کام آئے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ جب دوست بناتا ہے تو اس لئے کہ کسی دوسرے کی جس کو دوست بناتا ہے اس کے مشکل وقت میں اس کے کام آئے۔ تو گویا اس کا دوست بنانا کسی کمزوری کی وجہ سے نہیں بلکہ جس شخص کو دوست بناتا ہے اس کی کمزوری کے پیش نظر اس کا خیال رکھتا ہے اور اس کا ولی بن جاتا ہے۔ اس کے بعد آخر پر ہے "اور تُو بڑے زور سے اُس کی بڑائی بیان کیا کر"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اُس کا کوئی بیٹا نہیں اور اس کے ملک میں اُس کا کوئی شریک نہیں اور ایسا کوئی اس کا دوست نہیں جو درماندہ ہو کر اُس نے اس کی طرف التجا کی"۔ (ست بچن صفحہ ۸۹)۔ اب یہی بات جو مَیں بیان کر چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی دوست نہیں پکڑا کہ اللہ تعالیٰ، نعوذ باللہ، خود درماندہ ہو کر اس کی مدد چاہے بلکہ وہ جب درماندہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی ولایت کی تشریح کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:-

"خدا کی ولایت کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اس کو کوئی ایسی احتیاج ہے جیسے ایک انسان کو دوست کی ہوتی ہے یا تھڑ کر کسی کو اپنا دوست بنالیتا ہے۔ بلکہ اس کے معنے (ہیں) فضل اور عنایت سے خدا تعالیٰ کسی کو اپنا بنالیتا ہے اور اس سے اس شخص کو فائدہ پہنچتا ہے نہ کہ خدا کو۔"

(البدر۔ جلد ۳ نمبر ۱۱۔ بتاریخ ۱۶/مارچ ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

دو آیات کریمہ سورۃ الفرقان سے لی گئی ہیں ﴿ تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا ۙ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ﴾ (سورۃ الفرقان آیات ۲،۳)

بس ایک وہی برکت والا ثابت ہوا جس نے اپنے بندے پر فرقان اتارا تاکہ وہ سب جہانوں کے لئے ڈرانے والا بنے۔ وہی جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اس نے کوئی بیٹا نہیں اپنایا اور نہ بادشاہت میں کوئی اس کا شریک ہے اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور اسے ایک بہت عمدہ اندازے کے مطابق ڈھالا۔

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"﴿ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ﴾۔ یعنی اس کے ملک میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ وہ سب کا خالق ہے اور اس کے خالق ہونے پر یہ دلیل واضح ہے کہ ہر ایک چیز کو ایک اندازہ مقرری پر پیدا کیا ہے کہ جس سے وہ تجاوز نہیں کر سکتی بلکہ اس اندازہ میں محصور اور محدود ہے"۔ (پرانی تحریریں۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۸)

پس ہر چیز کی ایک ایسی ﴿ لَا یُكَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ﴾ والی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ ہر چیز کی ایک حدِ وسعت ہے۔ اس وسعت سے وہ آگے بڑھ نہیں سکتا اور جو کسی کو پابند کرتا ہے لازماً اس

GUARANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Sonikya
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

کی پابندی، پابند کرنے والے کی طرف بھی اشارہ کر رہی ہے۔ کسی نے پابند کیا ہے تو اس کو پابند ہونا پڑا۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

"یعنی زمین و آسمان اور جو کچھ اُن میں ہے سب خدا تعالیٰ کی ملکیت ہے کیونکہ وہ سب چیزیں اُسی نے پیدا کی ہیں۔ اور پھر ہر ایک مخلوق کی طاقت اور کام کی ایک حد مقرر کر دی ہے تا محدود چیزیں ایک محدِّد پر دلالت کریں"۔ جو حد لگاتا ہے اس پر جس پر حد لگتی ہے وہ دلیل بن جاتا ہے کہ مجھ پر کوئی حد لگانے والا ہے۔ تو ہر چیز کی ایک حد مقرر کر دی ہے۔ "تا محدود چیزیں ایک محدِّد پر دلالت کریں جو خدا تعالیٰ ہے۔ سو ہم دیکھتے ہیں کہ جیسا کہ اجسام اپنے اپنے حدود میں مقیّد ہیں اور اس حد سے باہر نہیں ہو سکتے، اِسی طرح ارواح بھی مقیّد ہیں اور اپنی مقررہ طاقتوں سے زیادہ کوئی طاقت پیدا نہیں کر سکتے"۔

(چشمۂ معرفت۔ صفحہ ۹)

اب سورۃ الحشر کی ایک آیت ہے ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ﴾

(سورۃ الحشر:۲۴)

وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے۔ امن دینے والا ہے۔ نگہبان ہے۔ کامل غلبہ والا ہے۔ ٹوٹے کام بنانے والا ہے (اور) کبریائی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

"وہ خدا بادشاہ ہے جس پر کوئی داغ عیب نہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ انسانی بادشاہت عیب سے خالی نہیں۔ اگر مثلاً تمام رعیت جلاوطن ہو کر دوسرے ملک کی طرف بھاگ جاوے تو پھر بادشاہی قائم نہیں رہ سکتی"۔ ایسا بادشاہ کس پر حکومت کرے گا۔ "یا اگر مثلاً تمام رعیت قحط زدہ ہو جائے تو پھر خراج شاہی کہاں سے آئے اور اگر رعیت کے لوگ اس سے بحث شروع کر دیں کہ تجھ میں ہم سے زیادہ کیا ہے وہ تو کونسی لیاقت اپنی ثابت کرے"۔ پس دنیا کے بادشاہوں سے ایسی قسم کے سوال ہوتے ہیں۔ آج کل بھی پاکستان میں جو حکومت کے مخالف ہیں وہ یہی سوال کر رہے ہیں کہ مشرف صاحب! آپ میں ہم سے زیادہ کیا بات ہے۔ آپ اس قابل نہیں کہ ہمیشہ کے لئے صدر بنیں۔ ہم بھی تو قابلیت رکھتے ہیں۔ تو یہ سوال بھی بادشاہوں سے ہوتے رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "پس خدا تعالیٰ کی بادشاہی ایسی نہیں ہے۔ وہ ایک دم میں تمام ملک فنا کر کے اور مخلوقات پیدا کر سکتا ہے"۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۳)

اب یہ جو بات ہے 'اور مخلوق پیدا کر سکتا ہے' یہ بھی بہت گہری حکمت کی بات ہے اور قرآن کریم میں اس کا ذکر موجود ہے اور کئی دفعہ موجود ہے کہ اگر اللہ چاہے تو اے خلق خدا تم سب کی صف لپیٹ دے اور تمہاری جگہ ایک نئی مخلوق لے آئے جو پھر تم سے بہتر ثابت ہو گی۔ اور ایک جگہ تو فرمایا ہے اگر ایسا ہو تو ایسا ہو سکتا ہے لیکن دوسری جگہ فرماتا ہے کہ ایسا ہو گا اور جب اللہ چاہے گا وہ تم لوگوں کی صف لپیٹ دے گا اور ایک تم سے بہتر مخلوق دنیا میں لے آئے گا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تمام کلام قرآنی آیات کی تفسیر میں ہے اور قرآنی آیات کے عین مطابق ہے۔

ایک سورۃ الجمعہ کی آیت جو جماعت احمدیہ میں بارہا تلاوت کی جاتی ہے ﴿یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ﴾ (سورۃ الجمعہ:۲)

اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ وہ بادشاہ ہے، قدّوس ہے، کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی تشریح میں فرماتے ہیں:-

"زمین کے پات پات اور ذرہ ذرہ کی نسبت قرآن شریف میں موجود ہے کہ ہر ایک چیز اس کی اطاعت کر رہی ہے، ایک پتہ بھی بجز اُس کے امر کے گر نہیں سکتا اور بجز اُس کے حکم کے نہ کوئی دوا شفا دے سکتی ہے اور نہ کوئی غذا موافق ہو سکتی ہے"۔ اب یہ جو سوال ہے کہ ایک پتہ بھی بغیر اس کے حکم سے گر نہیں سکتا اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہر پتہ کو گرنے کا حکم ملتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہر پتہ خدا تعالیٰ کی تقدیر کے تابع ہے اور اس کے اندر جو بھی کمزوری پیدا ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں وہ آخر گر جاتا ہے وہ ایک قانون قدرت کے تابع ہے جس کو وہ ٹال نہیں سکتا۔ پس ہر پتہ اسی کے حکم کے مطابق یا اس کی اجازت کے ساتھ گرتا ہے، اسی کے قانون کے تابع ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

کوئی دوا شفا نہیں دے سکتی جب تک اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو۔ کوئی غذا موافق نہیں ہو سکتی جب تک اللہ کی مرضی نہ ہو۔ اب دیکھیں کتنی اچھی سے اچھی غذائیں ہیں بعض لوگوں کو موافق ہی نہیں آتیں۔ بعض لوگ بے حد امیر اور اعلیٰ سے اعلیٰ غذاؤں کو خرید کر استعمال کرنے کی طاقت رکھتے ہیں مگر معدہ ہی اجازت نہیں دیتا۔ صرف دہی پر یا اُبلے ہوئے چاولوں پر گزارہ کر لیتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ اس کی تخلیق میں سے جتنی بھی کھانے کی چیزیں ہیں جب تک اذن نہ ہو اس وقت تک کوئی شخص ان سے پورا استفادہ نہیں کر سکتا اور ان کا لطف نہیں اٹھا سکتا، اپنے زور سے نہیں کر سکتا۔ ایک آدمی بیمار ہو جائے تو وہ انگور جو لوگوں کے لئے بہت نعمت سمجھے جاتے ہیں وہ اس کی متلی کا موجب بن جاتے ہیں۔ وہ برداشت ہی نہیں کر سکتا۔ انگور کا نام تک لو تو اس کو گھبراہٹ شروع ہو جاتی ہے۔ تو یہ سب خدا تعالیٰ کی شان ہے کہ اس کے اذن اور حکم کے بغیر اس کی پیدا کردہ غذائیں اپنی ساری لذتیں کھو دیتی ہیں جب اللہ تعالیٰ کا اذن نہ ہو۔ اور ساری لذتیں بحال ہو جاتی ہیں جب اللہ کا اذن ہو۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "پہاڑوں اور زمین کا ذرّہ ذرّہ اور دریاؤں اور سمندروں کا قطرہ قطرہ اور درختوں اور بوٹیوں کا پات پات اور ہر یک جز اُن کا اور انسان اور حیوانات کے کُل ذرّات خدا کو پہچانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اُس کی تحمید و تقدیس میں مشغول ہیں۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ﴾"۔

(کشتی نوح۔ صفحہ ۲۹)

اب یہاں قابل غور بات یہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کو غور سے پڑھنا چاہئے تب سمجھ آتی ہے۔ یہاں مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ نہیں فرمایا۔ وہ آیت پیش کی ہے جس میں ﴿مَا فِی السَّمٰوٰتِ﴾ ہے اور "مَا" جو ہے بے جان چیزوں کے متعلق بولا جاتا ہے۔ تو ﴿مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ﴾ جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے خواہ وہ تمہیں بے جان دکھائی دیتا ہو یا جاندار ہر صورت میں وہ اللہ تعالیٰ کی تحمید و تقدیس میں مشغول ہے۔ اگرچہ تمہیں ان کی تحمید و تقدیس کی سمجھ نہیں آتی۔

ایک سورۃ التغابن کی دوسری آیت ہے ﴿یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾۔ (سورۃ التغابن:۲)

اللہ ہی کی تسبیح کر رہا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اُسی کی بادشاہت ہے اور اُسی کی سب حمد ہے اور وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس ضمن میں فرماتے ہیں:-

"لوگ یا تو اس واسطے کسی کی فرماں برداری کرتے ہیں کہ وہ پاک اور مقدس ہے۔ یا اس لئے کہ وہ بادشاہ ہے اگر نافرمانی کریں گے تو سزا دے گا یا اس واسطے کہ وہ ہمارا محسن ہے ہم پر انعام کرتا ہے اس لئے اس کی اطاعت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی اطاعت کی طرف اپنی انہی تین صفتوں کا ذکر فرما کر بلاتا ہے۔ ﴿لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ ...... مُلک بھی اسی کا، اور سب خوبیوں کا سرچشمہ بھی وہی اور ہر چیز پر قادر بھی وہی، وہی پیدا کرنے والا، وہی نگرانِ حال۔ پس عبادت کے لائق بھی وہی۔ اگر تم کسی کی اس لئے اطاعت کرتے ہو کہ وہ حسن رکھتا ہے۔ تو یاد رکھو تمام کائنات کے حسن کا سرچشمہ تو وہی ذاتِ بابرکات ہے۔ کوئی خوبی اگر کسی میں ہے تو اس کا پیدا کرنے والا وہی اللہ ہے۔ اسی طرح اگر تم کسی کی اس لئے اطاعت کرتے ہو کہ وہ محسن ہے تو سب محسنوں سے بڑا

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
(امانت داری عزت ہے)
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان 248-5222,248-1652,243-0794
رہائش: 237-0471, 237-8468

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

محسن تو اللہ ہے جس نے تمہارے محسن کو بھی سب سامان اپنی جناب سے دیا۔ اور پھر اس سامان سے تمتع حاصل کرنے کا موقعہ اور قویٰ بھی اسی کے دیئے ہوئے ہیں۔ اگر کسی کی طاعت اس لئے کرتے ہو کہ وہ بادشاہ حکمران ہے تو تم خیال کرو اللہ وہ احکم الحاکمین ہے جس کا احاطہ سلطنت اس قدر وسیع ہے کہ تم اس سے نکل کر کہیں باہر نہیں جاسکتے۔ چنانچہ فرماتا ہے: ﴿یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ﴾ (الرّحمن:۳۴)۔ یہ دنیا کے حاکم تو یہ شان نہیں رکھتے۔ جب ان کی اطاعت کرتے ہو تو پھر اس احکم الحاکمین کی اطاعت تو ضروری ہے"۔ (تشحیذ الاذہان۔ جلد ۷۔ نمبر ۵۔ صفحہ ۲۲۹)

اس آیت کی تشریح حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہاں نہیں فرمائی۔ محض اس کا ذکر کیا ہے اور اس کا معنی بہت قابل غور ہے۔ مَیں پہلے بھی کئی بار بیان کرچکا ہوں کہ زمین کے احاطہ سے تو لوگ باہر جاسکتے ہیں راکٹس جاتے ہیں، چاند پر بھی پہنچے ہیں، Mars تک بھی پہنچے ہیں اور اس سے آگے بھی سفر کررہے ہیں۔ لیکن ﴿اَقْطَارُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ آسمانوں اور زمین کی حدود سے باہر نہیں جاسکتے، کلیۃً ناممکن ہے۔ ﴿اِلَّا بِسُلْطٰنٍ﴾ سلطان کہتے ہیں غالب دلیل کو۔ پس غالب دلیل کے ذریعہ، اب سائنسدان جب دور دراز کی خبریں لاتے ہیں۔ کوئی بیس ملین سال سے چلی ہوئی روشنی کی باتیں کرتے ہیں تو کسی دلیل کی بنا پر کرتے ہیں اور غالب دلیل ان کی صداقت کا اعلان کررہی ہوتی ہے۔ پس زمین و آسمان کی بادشاہت سے ان کی حدود سے کوئی تجاوز نہیں کرسکتا مگر ایک سلطان کے ذریعہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہو۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء میں یہ الہام ہوا۔

"تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔

ایک دفعہ مولوی محمد حسین بٹالوی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مناظرہ مقرر ہوا اور جو باتیں اس نے کیں وہ آپ کو ٹھیک لگیں۔ وہ قرآن وحدیث کے مطابق تھیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر کوئی تعرض نہیں کیا اور تسلیم کرلیا اور اٹھ کر آگئے۔ محمد حسین بٹالوی کے جو مرید تھے انہوں نے شور مچادیا کہ مرزا ہار گیا۔ اور کوئی بھی اس کی بن نہیں پڑی۔ مگر آپ چونکہ حق پرست تھے اس لئے حق بات آپ کو تسلیم کرنی پڑی اور آپ نے تسلیم کرلی۔ اتنی بات جو اس نے کہی تھی وہ ضرور سچی تھی۔ اس کے متعلق الہام ہوا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم نے میری خاطر ایک حق بات کو قبول کیا ہے اور لوگوں کی تفحیک کا نشانہ بنا ہے اور کچھ پروا نہیں کی تو اب مَیں تجھے اتنی عزت دوں گا۔ "تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ پھر فرمایا:

پھر "بعد اس کے عالم کشف میں وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے۔ چونکہ خالصاً خدا اور اس کے رسول کے لئے انکسار اور تذلّل اختیار کیا گیا اس لئے اس محسنِ مطلق نے نہ چاہا کہ اس کو بغیر اجر کے چھوڑے۔ (براہین احمدیہ ہر چہار حصص روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۲ حاشیہ در حاشیہ۔ تذکرہ صفحہ ۱۰ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

ایک اور جگہ بادشاہوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"مجھے اللہ جلّ شانہ نے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ وہ بعض اُمراء اور ملوک کو بھی ہمارے گروہ میں داخل کرے گا۔ اور مجھے اس نے فرمایا ہے کہ "مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۵۔ تذکرہ صفحہ ۱۰ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر ایک اور جگہ "تجلیات الٰہیہ" میں آپ فرماتے ہیں:

"عالم کشف میں مجھے وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے اور کہا گیا کہ یہ ہیں جو اپنی گردنوں پر تیری اطاعت کا جُوا اٹھائیں گے۔ اور خدا انہیں برکت دے گا"۔

(تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹ حاشیہ)

اب ایک ۴؍ جولائی ۱۸۹۸ء کا الہام ہے اور بہت ہی دلچسپ بات ہے کہ جب یہ الہام مَیں نے پڑھا تو میرا پرانا تجربہ یہی ہے کہ جب ۱۸۹۸ء کا الہام ہو تو ۱۹۹۸ء میں وہ ضرور پورا ہو جاتا ہے۔ یعنی سو سال کے بعد یہ تاریخ دہرائی جاتی ہے اور وہ الہام یہی ہے "مَیں تجھے برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔ یہ بار بار الہام ہوا ہے اور اس موقعہ پر یہ ۴؍ جولائی ۱۸۹۸ء کا ہے۔ "یہ وہ سرّ ہے جو مہدی اور عیسیٰ کے نام کی نسبت مجھ کو الہام الٰہی سے کھلا۔ اور پیر کا دن اور تیرھویں صفر ۱۳۱۶ھ تھا اور جولائی ۱۸۹۸ء کی چوتھی تاریخ تھی جبکہ یہ الہام ہوا"۔

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۸۔ تذکرہ صفحہ ۳۱۷۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

اب مَیں نے پتہ کیا ہے تو واقعۃً ۱۹۹۸ء کو بیس بادشاہ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں پر میرے غور سے جو بات ثابت ہوئی وہ بالکل یہی ہے کہ سو سال پہلے جو الہام ہوئے تھے پورے سو سال کے بعد وہ اسی شان سے پورے ہوئے ہیں۔ اب اس کے متعلق مَیں نے قطعی شہادت لی ہے کہ ۱۹۹۸ء کو بیس بادشاہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں داخل ہوئے ہیں۔

پھر ایک اور الہام ہے: "حُکْمُ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ لِخَلِیْفَۃِ اللّٰہِ السُّلْطَانِ۔ یُؤْتٰی لَہُ الْمُلْکُ الْعَظِیْمُ وَ تُفْتَحُ عَلٰی یَدِہِ الْخَزَائِنُ وَ تُشْرِقُ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّھَا. ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ وَفِیْ اَعْیُنِکُمْ عَجِیْبٌ"۔

(اربعین نمبر ۲، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ تذکرہ صفحہ ۳۷۳ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

اس کا ترجمہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کرتے ہیں:

"خدائے رحمان کا حکم ہے اس کے خلیفہ کے لئے جس کی آسمانی بادشاہت ہے۔ اس کو ملک عظیم دیا جائے گا اور خزانے اس کے لئے کھولے جائیں گے اور تمام زمین اپنے ربّ کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔ یہ اللہ کا فضل ہے"۔

پس یہ ملک عظیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت کا عام ہونا ہے جو مشرق اور مغرب میں پھیل رہی ہے اور اس کے عظیم الشان نظارے انشاء اللہ اس جلسہ کے آخر پر آپ دیکھیں گے۔

ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام "آریوں کا بادشاہ" بھی ہے۔

"جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن مَیں ہی ہوں اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ "جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تُو ہی ہے۔ "آریوں کا بادشاہ"۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۲۱۔ تذکرہ صفحہ ۳۸۱ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

۱۱؍ جون ۱۹۰۶ء کا ایک الہام ہے:

تحریک مسجد مارڈن (یوکے)

سرزمین یورپ میں ایک عالیشان مسجد اور اس سے ملحق احمدیہ کالونی کی تعمیر کے وسیع تر منصوبہ کی تکمیل کیلئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت تحریک "مسجد مارڈن یوکے" پر دنیا بھر کی جماعتوں کے دوش بدوش ہندوستان کی جماعتوں نے بھی بفضلہٖ تعالیٰ والہانہ لبیک کہا ہے جس کے نتیجہ میں نظارت ہذا کو اب تک -/24,42,137 روپے کے وعدوں اور -/7,73,744 روپے کی وصولی کی خوش کن رپورٹیں موصول ہوچکی ہیں۔ جبکہ اکثر جماعتوں کی طرف سے بغیر کسی وعدہ کے ادائیگی ہورہی ہے۔ اللھم زد فزد۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کیلئے وعدہ جات کی ادائیگیوں کی مدت دو سال مقرر فرمائی ہے جس میں سے اب چھ ماہ گزر چکے ہیں اندریں حالات جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین کرام سے گزارش ہے کہ:۔

☆۔ اگر آپ نے اس بابرکت تحریک میں اپنی جماعت کے انفرادی وعدوں کی فہرست نظارت ہذا کو اب تک نہیں بھجوائی تو براہ مہربانی یہ فہرست جلد تر مرتب کرکے ارسال کریں۔

☆۔ اگر آپ یہ فہرست بھجوا چکے ہیں تو مقررہ مدت (ختم ماہ جنوری ۲۰۰۳) سے پہلے پہلے ان وعدوں کی صد فی صد وصولی کے سلسلہ میں بھرپور کوشش کریں تا آپ کی جماعت کا نام بھی صد فی صد ادائیگی کرنے والی جماعتوں کی فہرست میں شامل ہوکر بغرض حصول دُعا پیارے آقا کی خدمت میں پیش ہوسکے۔

☆۔ اگر آپ کو ادائیگی کے تعلق سے نظارت کے مہیا کردہ اعداد و شمار میں کوئی کمی بیشی دکھائی دے تو براہ مہربانی کوپن خزانہ کے حوالہ سے اپنی مرسلہ رقوم کی تفصیل نظارت ہذا کو بھجوائیں تا اس کی روشنی میں دفتری ریکارڈ میں درستی کی جاسکے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی تائید و نصرت فرمائے اور جملہ ادائیگی کنندگان کو اپنے بے پایاں فضلوں رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

"مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور ان کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں"۔ اب کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہم مقبول الٰہی ہیں اور بڑے بڑے دعوے کرنے والے موجود ہیں لیکن ان کی کوئی نشانی ساتھ نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ جس کو ذوالجبروت قرار دے، بڑے بڑے بادشاہ اس کے سامنے سر جھکاتے ہیں اور اس کی غلامی میں آنا اپنا فخر محسوس کرتے ہیں۔ پس "مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور ان کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں"۔ یہاں جرمنی میں بھی میرے علم کے مطابق ایک بیچارہ دماغی فتور میں مبتلا شخص ہے جو اپنے آپ کو زمانے کا مصلح سمجھتا ہے اور چار بھی اس کے مرید نہیں ہیں۔ دو چار ایجنٹ ہونگے شاید باتیں کرنے والے۔ لیکن ساری جرمنی کی جماعت گواہ ہے کہ ایک کوڑی کی بھی اس کی پرواہ کسی کو نہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس دعویٰ کے ثبوت میں یہاں وہ بادشاہ خدا کے فضل سے آئے ہوئے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے اپنی گردن اطاعت جھکا رکھی ہے۔

پھر ہے "اور وہ سلامتی کا شہزادہ کہلاتے ہیں۔ فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے"۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ مورخہ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ تذکرہ صفحہ ۶۲۶ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

اب یہ تو ملوکیت کے متعلق آیات اور الہامات کا مَیں ذکر کر رہا تھا۔ اب مَیں کچھ مہمانوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں جو دُور دُور سے یہاں آئے ہیں۔

پہلی تو یہ ہے کہ اپنا وقت ضائع نہ کریں اور جہاں تک ہو سکے ذکر اللہ کیا کریں۔ باتیں کرنا بھی ایک مجبوری ہے لیکن باتوں سے خیال پھر ذکر اللہ کی طرف جائے اور مسجد میں بیٹھ کر تو ذکر الٰہی بہت ضروری ہے۔

نمازوں کا التزام۔ نمازوں کے علاوہ وقت میں خاموشی سے تسبیحات میں مصروف رہیں۔ اب جو پہریدار ہوں اس وقت تو نماز میں شامل نہیں ہو سکتے لیکن بہتر یہی ہے کہ ان کے لئے باجماعت نماز کا انتظام کیا جائے اور انہی میں جو اس وقت نماز نہیں پڑھ سکتے کوئی ان کا امیر بن جائے اور ان کا امام بن کر ان کی امامت کروائے۔

تقاریر بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں صرف میری نہیں بلکہ سلسلہ کے دوسرے علماء بھی انشاء اللہ آپ کے سامنے تقریریں کریں گے تو آپ پوری توجہ سے اس طرح جس طرح میری تقریر سنتے ہیں ان کی تقریریں بھی سنیں اور ان کی محنت کو ضائع نہ جانے دیں۔

سلام کو رواج دیں۔ "اَفْشُو السَّلَام" رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے، آتے جاتے، چلتے پھرتے سلام کیا کریں۔ ہمارے حافظ محمد رمضان صاحب ہوتے تھے قادیان میں، ان کو بہت شوق تھا پہلے سلام کرنے کا۔ دُور سے بعض دفعہ کسی بکری، کسی بھینس کی چاپ کی آواز آئے تو فوراً السلام علیکم کہہ دیا کرتے تھے۔ تو بعد میں کسی نے ان سے پوچھا کہ حافظ صاحب یہ کیا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا مجھے پتہ نہیں، مجھے اتنا پتہ ہے کہ جو پہلے سلام کرتا ہے اس کو فائدہ ہوتا ہے۔ تو مجھے پتہ نہیں لگتا، دیکھ نہیں سکتا کہ جانور ہے یا آدمی ہے چاپ سنتا ہوں تو مَیں سلام پہلے کر دیتا ہوں۔

بڑوں سے ادب سے پیش آئیں اور چھوٹوں کا خیال رکھیں۔ عورتیں پردہ کا خیال رکھیں۔

کھانا ضائع نہ کریں بلکہ کسی بھی قابل استعمال چیز کو ضائع نہ ہونے دیں۔ اپنے برتن میں اتنا ہی ڈالیں جتنا آپ کھا سکتے ہیں اور برتن خالی کر دیا کریں۔ جو برتنوں میں سے کھانا اٹھا کے پھینکا جاتا ہے یہ ایک بہت ہی بیہودہ رواج ہے۔ آپ نے جہازوں میں سفر کر کے دیکھا ہوگا کتنا کھانا وہاں ضائع جاتا ہے اور وہ سارا ڈسٹ بنز (Dust Bins) میں پھینک دیتے ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ سمندری جہازوں میں بھی یہی دستور ہے۔ ہوائی جہازوں میں بھی یہی دستور ہے۔ اگر یورپ کا کھانا اور امریکہ کا کھانا جو پھینکا جاتا ہے غریب ملکوں میں تقسیم ہو سکتا ہو تو پورے افریقہ کے لئے ایک سال کی غذا کا موجب بن سکتا ہے۔ تو دیکھو Waste نہ جانے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کا کتنا بنیادی فائدہ ہے۔

لڑائی جھگڑوں سے پرہیز رکھیں۔ فضول بحثوں میں نہ الجھا کریں۔ کارکنان سے تعاون کیا کریں۔

جہاں تک حفاظت کا تعلق ہے اصل حفاظت تو اللہ تعالیٰ ہی کی ہے مگر میرا تجربہ ہے کہ جب بھی کوئی جلسہ کا وقت قریب آنے والا ہو لوگوں کو بڑی ڈراؤنی خوابیں آتی ہیں اور مجھے لکھ لکھ کر بھیجتے ہیں کہ احتیاط کریں۔ اب میری احتیاط اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہے جو حفاظت کرنے والا ہے۔ مجھے قطعاً کوئی پروا نہیں کہ خدا کی راہ میں مجھے کیا درپیش ہو لیکن حفاظت کے لئے ایک اصول میں آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں۔ ہر جلسے پر بیان کیا کرتا ہوں کہ ہر آدمی اپنے گردو پیش پر گہری نظر رکھے اور اگر کسی کو اجنبی دیکھے اور یہ محسوس کرے کہ اس اجنبی میں کچھ غیریت پائی جاتی ہے اس کی آنکھوں سے لگتا ہے کہ خطرہ کا موجب ہوگا اس پر نظر رکھیں۔ اس سے بہتر اور کوئی حفاظتی اقدامات نہیں ہو سکتے۔ اپنے گردو پیش پر نظر رکھیں اور خیال رکھیں کہ کسی قسم کی شرارت نہ ہونے دیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کی اغراض میں یہ بھی فرمایا ہے کہ **باہمی مودت پیدا ہو**۔ دور دور سے لوگ آتے ہیں اور آپ کے ملک میں اس وقت سب دنیا سے لوگ اکٹھے ہوئے ہیں۔ ان سے محبت اور پیار سے ملیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس حکم کی اطاعت کریں۔

سفر کے متعلق بارہا مَیں کہہ چکا ہوں کہ احتیاط برتیں۔ اگر نیند غالب ہو تو سفر نہ کیا کریں۔ نوکری جانے کا بھی خطرہ ہو تو نوکری جانے دیں۔ جان نہ جانے دیں۔ اور ہمیں پھر اس کا دکھ پہنچتا ہے۔ مرنے والا تو گزر جاتا ہے لیکن پچھلوں کو اس کا دکھ پہنچتا ہے۔ اس لئے بہت سی چٹیں ایسی کاروں کے سامنے لگائی جاتی ہیں کہ جس میں احتیاط سے سفر کرنے کی تاکید ہوتی ہے۔ جو اللہ کی طرف سے تقدیر ہو اس کا تو کوئی علاج نہیں۔ کاریں پھسل بھی جاتی ہیں۔ دوسرے ڈرائیوروں کی غلطی سے بھی ٹکر لگ جاتی ہے۔ تو جہاں تک تقدیر الٰہی کا تعلق ہے اس سے تو ہرگز ٹلا نہیں جا سکتا لیکن جہاں تک احتیاط کا تعلق ہے ہر احتیاط اختیار کرنا انسان کا فرض ہے۔ پھر اپنے معاملے کو تقدیر الٰہی پر چھوڑ دے۔

اس کے بعد ایک آخری نصیحت یہ کرنی چاہتا ہوں کہ جرمنی میں امسال پہلی دفعہ انٹرنیشنل جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوا ہے اور بڑی کثرت سے بیرونی ممالک سے لوگ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان میں اکثر کے متعلق جو باہر سے تشریف لائے ہیں مجھے یقین ہے کہ وہ واپس اپنے ملکوں کو جائیں گے۔ خصوصاً مغربی ممالک سے جو آئے ہوئے ہیں ان کو کوئی دلچسپی نہیں کہ وہ جرمنی میں ٹھہریں۔ اور جہاں تک پاکستان سے آنے والوں کا تعلق ہے، مَیں نے اپنی ملاقاتوں کے دوران ان سے دریافت کیا ہے بلا استثناء ہر ایک نے یہ کہا کہ ہم جلسہ کے بعد واپس جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ جماعت کو اس بات کا احساس ہے۔ مگر اگر کسی کے دماغ میں یہ فتور ہو کہ ویزا میں نے اپنی کوشش سے حاصل کیا ہے اور میں یہاں رہ کر اسائلم لے سکتا ہوں تو یہ بالکل غلط ہے۔ ہرگز جماعت اس کی اجازت نہیں دیتی۔ خواہ وہ اپنی کوشش سے لیا گیا، ویا جماعت کی گارنٹی سے لیا گیا ہو جو بھی جرمنی میں اس سال اس جلسہ پر آیا ہے اس کا لازمی فرض ہے کہ وہ جلسہ کے بعد اپنی قانونی حدود کے اندر رہتے ہوئے واپس اپنے ملک میں چلا جائے۔ جتنے دنوں کی اجازت ملی ہے جرمن حکومت کی طرف سے یہ حکومت کا احسان ہے اور اس احسان کی ناشکری ہرگز نہ کریں۔ کیونکہ اس سے جماعت کے وقار کو اور نیک نامی کو بہت دھچکا لگتا ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ ایک بھی ایسا واقعہ نہیں ہونا چاہئے۔ مگر اگر خدانخواستہ فرض کریں اتفاق سے کوئی ایسا حادثہ ہو جائے تو اس کے لئے میرے پاس اور تو کوئی ذریعہ نہیں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ یا جرمنی سے چلے جاؤ یا جماعت سے باہر چلے جاؤ۔ اور ایسے موقعہ پر جب کہ جماعت کی ساکھ کا سوال پیدا ہوتا ہے اگر آپ جرمنی سے باہر نہیں جائیں گے تو ہمیشہ کے لئے جماعت سے باہر نکلیں گے۔ بعد میں اس کی معافیاں مانگنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ اس صورت میں ہم ہرگز معاف نہیں کریں گے کہ آپ نے حکومت کو دھوکہ دیا اور جماعت کی ساکھ بگاڑ دی۔ اب اس مختصر خطبہ کے بعد مَیں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

⚝⚝⚝ ...... ⚝⚝⚝⚝ ...... ⚝⚝⚝

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

انٹرنیشنل جلسہ سالانہ (جرمنی) منعقدہ ۲۴/ تا ۲۸/ اگست ۲۰۰۱ء کے موقعہ پر

ملٹی نیشنل جلسہ گاہ کے انتظامات

عرب، جرمن، بالکان اور ترک اقوام کے جلسوں میں چار ہزار سے زائد افراد کی شمولیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ساتھ جرمن افراد کی تبلیغی نشست، عالمی بیعت اور مختلف قوموں اور ملکوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے درمیان للہی محبت اور اخلاص کے ایمان افروز نظارے

(رپورٹ: بشارت احمد انیس۔ نیشنل سیکرٹری تبلیغ و افسر ملٹی نیشنل جلسہ گاہ جرمنی)

جلسہ سالانہ جرمنی کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ کثرت کے ساتھ مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے زیر تبلیغ اور نومبایعین احباب بھی شامل ہوتے ہیں۔ چنانچہ نومبایعین کی ضروریات اور سہولیات کے پیش نظر مرکزی جلسہ گاہ کے علاوہ ایک اور جلسہ گاہ کا قیام عمل میں آتا ہے جسے ملٹی نیشنل جلسہ گاہ کا نام دیا گیا ہے۔ ذیل میں امسال ہونے والے اس جلسہ کی ایک مختصر رپورٹ پیش خدمت ہے۔

جلسہ کی تیاری

جلسے کی تیاری کا کام کئی ماہ قبل شروع ہوا۔ اس سلسلے میں انتظامات کو بہتر بنانے کے لئے ایک الگ کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے کئی اجلاسات ہوئے جن میں اس سلسلہ میں ہونے والے کام کا جائزہ لیا جاتا رہا اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل پر غور و فکر ہوتا رہا۔ شعبہ تبلیغ جرمنی کی طرف سے ایک بھرپور مہم کا آغاز کیا گیا جس میں احباب جماعت کو کثرت کے ساتھ اپنے ساتھ زیر تبلیغ اور نومبایعین افراد کو لانے کی تلقین کی گئی۔

ریجنل اور لوکل امراء کے علاوہ صدران جماعت اور سیکرٹریان تبلیغ کو بھی بار بار خطوط، ٹیلیفون اور بلیٹن وغیرہ کے ذریعہ یاد دہانی کروائی گئی۔ جلسہ سے ڈیڑھ ماہ قبل ریجنل و لوکل امراء اور اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹریان تبلیغ کی اہم میٹنگ بیت السبوح فرانکفورٹ میں منعقد ہوئی جس کی صدارت مکرم نیشنل امیر صاحب نے کی۔ اس میں بھی مکرم امیر صاحب نے عہدیداران کی توجہ اس طرف مبذول کروائی اور ہدایت فرمائی کہ اب فوری طور پر آپ کی طرف سے معین تعداد بتائی جائے کہ کتنے مہمان آپ کے ریجن سے جلسہ میں شامل ہونگے۔ جلسہ سے چند ہفتے قبل مکرم امیر صاحب اور شعبہ تبلیغ مرکزیہ کے اراکین نے ریجنز کا دورہ کیا اور براہ راست تمام صدران جماعت اور سیکرٹریان تبلیغ کو اس سلسلے میں ہدایات دیں۔ خدا کے فضل سے ان دورہ جات سے عہدیداران میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا ہوا اور احباب جماعت نے زیادہ سے زیادہ مہمان لانے کے لئے اپنی کوششیں مزید تیز کر دیں۔ ایک طرف تو جماعتوں میں یہ صورتحال تھی اور مرکز سے بھی بار بار یاد دہانی کروائی جا رہی تھی۔ دوسری طرف جلسے کے دن جوں جوں قریب آرہے تھے ہمارا کام اور بھی بڑھ رہا تھا مگر ہمیشہ کی طرح خدا تعالیٰ جماعت کی مدد فرماتے ہوئے اسے اپنے سارے کام احسن رنگ میں کرنے کی توفیق دے رہا تھا۔ اپنے ساتھ مہمانوں کو لانے کے لئے طلباء اپنے ساتھیوں اور اساتذہ کو، طالبات اپنی سہیلیوں کو، احباب جماعت اپنے دوستوں کو، وکلاء، ڈاکٹرز، میئرز، ساتھ کام کرنے والوں کو مدعو کر رہے تھے۔ امسال جلسہ کیونکہ انٹرنیشنل تھا اور بعض بادشاہ بھی شامل ہو رہے تھے یہ بات بھی بہتوں کے لئے دلچسپی کا باعث تھی۔ ہمارے امیر صاحب کے ساتھ دو افریقن بھی کام کر رہے ہیں جب انہیں پتہ چلا کہ ٹوگو سے بادشاہ آرہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ پھر تو ہم ضرور شامل ہونگے۔ اسی طرح دوسرے لوگوں پر بھی اس بات کا بڑا مثبت اثر تھا کہ جماعت احمدیہ کے جلسے میں اتنی کثرت سے بڑے بڑے لوگ شامل ہوتے ہیں۔

آخر احسان خداوندی سے وہ دن آگیا کہ جب سارے انتظامات مکمل ہوگئے اور جلسے سے دو دن قبل مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر امیر جماعت جرمنی نے معائنہ فرمایا۔ جب آپ ملٹی نیشنل جلسہ گاہ پہنچے تو دیکھتے ہی فرمایا آپ نے تو سارا کام مکمل کر لیا ہے ماشاء اللہ۔ اس کے بعد آپ نے انتظامات کا جائزہ لیتے ہوئے اہم اور ضروری ہدایات دیں۔ جلسہ گاہ ملٹی نیشنل کے گیٹ پر جرمن اور اُردو زبان میں جلسہ گاہ ملٹی نیشنل جلی حروف میں اور خوبصورت انداز میں لکھا گیا تھا۔ اسی طرح سارے احاطے اور ٹینٹوں میں جرمن، اُردو، البانین، بوزنین، عربی اور روما وغیرہ زبانوں میں اسلامی تعلیمات سے متعلق لکھے گئے خوبصورت بینرز آویزاں کئے گئے تھے۔ اسی طرح مختلف جگہوں خصوصاً جلسہ گاہ، جہاں مختلف اقوام کے لئے الگ تقاریر اور مجالس سوال و جواب کا انعقاد ہونا تھا، کو رنگا رنگ پھولوں سے سجایا گیا تھا۔

جلسے سے ایک روز قبل جمعرات کی شام غانا کے وزیر داخلہ ملٹی نیشنل جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ انہیں متفرق اقوام کے لئے الگ ایسے اچھے انتظامات بیحد پسند آئے۔ اسی طرح انہوں نے دن رات خدمات کرنے والوں کو بھی داد تحسین دی۔

مہمانوں کی آمد

یوں تو جمعرات سے ہی مختلف قافلے آنے شروع ہوگئے تھے مگر جمعۃ المبارک سے جلسے کا آغاز تھا اس لئے جمعہ کی صبح سے ہی بسوں، ویگنوں، کاروں اور ٹرین کے ذریعہ کثرت سے مہمان آنے شروع ہوگئے۔ ایسے مہمان جو خود ٹرانسپورٹ کا انتظام نہیں کر سکتے تھے ان کے لئے پہلے سے ہر قسم کے انتظامات کر دیئے گئے تھے۔ مہمان جب مقام جلسہ پر پہنچتے تو فوراً ہمارے کارکنان انہیں خوش آمدید کہتے۔ خصوصاً بسوں اور ویگنوں میں آنے والے مہمانوں کے لئے استقبال کرنے والی الگ ٹیم تھی۔ جلسہ گاہ ملٹی نیشنل کے لئے الگ رجسٹریشن کاؤنٹرز قائم کئے گئے تھے تاکہ مہمانوں کو کسی قسم کی دقت نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے شعبہ رجسٹریشن کے کارکنان نے بہت محنت اور عمدگی سے خدمات سرانجام دیں۔

رجسٹریشن کروانے کے بعد مہمانوں کو ملٹی نیشنل جلسہ گاہ تک لانے کے لئے بھی کارکنان مقرر تھے جنہوں نے بہت اچھا کام کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے نماز جمعہ سے پہلے جلسہ گاہ متفرق اقوام اور ہر رنگ و نسل کے مہمانوں سے بھر گیا اور ہر طرف گہما گہمی نظر آنے لگی۔

دوپہر دو بجے مہمانوں کو مرکزی جلسہ گاہ لے جایا گیا تاکہ نومبایعین اور زیر تبلیغ افراد خطبہ جمعہ سن سکیں جس کا ۱۳ زبانوں میں براہ راست ترجمہ کیا گیا۔ اس مقصد کے لئے ۱۶۰۰ ہیڈ فونز مردوں کی طرف اور ۵۰۰ کا لجنہ اماء اللہ کی طرف انتظام کیا گیا تھا۔ پھر وہ لمحہ آگیا جس کا بے تابی اور شدت سے تمام نومبایعین اور زیر تبلیغ کو بھی انتظار تھا یعنی ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور اس طرح شرف زیارت ہوا اور حضور انور کے روح پرور خطبہ جمعہ سننے کے ساتھ ساتھ نماز جمعہ و عصر آپ کی اقتداء میں پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی اور یوں باقاعدہ جلسہ سالانہ کا افتتاح بھی ہوگیا۔

اس کے بعد وقفہ تھا جس میں مہمانوں کے لئے کھانے، چائے، کافی، کیک اور پانی وغیرہ کے الگ انتظامات کئے گئے تھے۔ کھانے کے لئے دو بڑے ٹینٹ، اسی طرح چائے اور کافی وغیرہ کے لئے مزید دو ٹینٹوں میں بہت اچھے انتظامات کئے گئے تھے۔ چاروں خیموں کے لئے الگ الگ ٹیمیں مقرر تھیں۔ خدا کے فضل سے سب نے بڑے اخلاص اور ولولے سے کام کیا۔ مہمانوں کے فائدے کے لئے ایک معلوماتی کتابچہ پہلے سے تیار کیا گیا تھا جس میں جلسے کے متعلق معلومات اور مندرجہ بالا سہولیات کی تفصیل درج تھی۔

دوپہر کے بعد دوبارہ نومبایعین اور زیر تبلیغ افراد مرکزی جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں انہوں نے بزرگان سلسلہ کی تقاریر سنیں۔ رات کے کھانے کے بعد مہمان جلد ہی سو گئے۔ خصوصاً دور دراز سے آنے والے کافی تھکے ہوئے تھے۔ ایسے مہمان جو بستر اور گدّے اپنے ساتھ نہیں لائے تھے ان کے لئے بھی انتظام موجود تھا۔ اسی طرح سونے کے لئے الگ ٹینٹ لگایا گیا تھا۔ بعض مہمانوں کے لئے گھروں اور ہوٹلوں میں بھی قیام کا بندوبست کیا گیا۔ جمعہ کے روز ۲۶۰ عرب احباب جلسہ گاہ میں سوئے انہوں نے سارا کام خود کیا اور صبح دوبارہ کرسیاں وغیرہ لگانے کا کام بھی کیا۔

ہفتے کے روز نماز تہجد اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد ناشتے کا پروگرام تھا۔ اسی طرح مرکزی جلسہ گاہ میں حضور انور ایدہ اللہ کی ایمان افروز اور روح پرور تقاریر کے علاوہ بزرگان سلسلہ کی تقاریر سننے کے لئے نومبایعین اور زیر تبلیغ افراد جاتے رہے۔

عرب احباب و خواتین کے لئے پروگرام

خدا تعالیٰ کے فضل سے عرب احباب کے لئے الگ پروگرام تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ اس کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ پڑھ کر سنایا گیا۔ پھر مکرمی امیر صاحب جماعت احمدیہ کبابیر نے خطاب فرمایا اور عرب احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ فوراً بعد مجلس سوال و جواب ہوئی اور موصوف نے سوالات کے جوابات دیئے۔ اس تقریب میں تین صد سے زائد حاضری تھی۔ جلسے کے انتظامات عرب احباب نے خود ہی کئے۔ ایم ٹی اے نے اس کی ریکارڈنگ بھی کی۔

جرمن احمدیوں کا الگ پروگرام

... کے روز تین بجے جرمن احمدی احباب و خواتین کا پروگرام منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم امیر صاحب جرمنی نے فرمائی۔ پروگرام کافی و کھانے وغیرہ کے لئے مخصوص ٹینٹ میں کیا گیا کیونکہ اس وقت جلسہ گاہ میں دوسرا پروگرام ہو رہا تھا۔

اس جلسے کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم سعید گیسلر صاحب نے کی (جو جرمن ہیں اور واقف زندگی ہیں)۔ اس کے بعد مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب نے تقریر کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جرمن احباب کو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے اور جماعت سے وابستہ رہنے کی تلقین کی۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے خطاب فرمایا اور اس بات پر اظہار خوشنودی فرمایا کہ امسال خدا تعالیٰ نے ہمیں پہلے سے بہت بڑھا دیا ہے اور بعض جرمن نومبایعین جماعت سے ایسے منسلک ہیں جیسے وہ عرصہ سے احمدی ہوں۔ اسی طرح آپ نے

احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ خاص طور پر اتوار کو ہونے والی جرمن تبلیغی نشست کے سلسلہ میں ہر ممکن تعاون کی تلقین فرمائی۔ اس پروگرام میں حاضری بہت اچھی تھی اور خیمہ آخر تک بھرا ہوا تھا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

Balkan اقوام کا جلسہ

ایک طرف تو جرمن احباب کے ساتھ پروگرام جاری تھا۔ دوسری طرف جلسہ گاہ ملٹی نیشنل میں بالکان سے تعلق رکھنے والی اقوام بوزنین، البانین، روما اور کوسووا کا جلسہ مکرم ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ بوزنیا کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ابراہیم صاحب نے تقریر کی اور احباب کو جماعت سے وابستہ رہنے کی نصیحت کی۔ ازاں بعد مجلس سوال وجواب کا انعقاد ہوا اور مکرم ابراہیم صاحب نے سوالات کے جوابات دیے۔ آخر میں مکرم امیر صاحب جرمنی تشریف لائے اور خطاب فرمایا۔ آپ نے نومبایعین کو اس طرف توجہ دلائی کہ اب آپ جماعت سے باقاعدہ تعلق رکھنے کے ساتھ ساتھ تبلیغ کے میدان میں بھی آگے آنا چاہئے کیونکہ جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں مَیں جرمن ہوں مگر مسلمان اور احمدی۔ اس طرح اب تو میں اسلام میں داخل ہو رہی ہیں۔ آپ اس میں اپنا حصہ کیوں نہیں ڈالتے۔ امیر صاحب کی تقریر کا اثر ہر چہرے پر نمایاں تھا۔ اس جلسے میں بھی حاضری بہت اچھی رہی اور سارا جلسہ گاہ آخر تک بھرا ہوا تھا۔

ترک پروگرام

مرکزی جلسہ کے علاوہ دو جگہوں پر جلسے ہو رہے تھے۔ ادھر ہمارے ترک احباب دو جگہوں پر بیٹھے تھے۔ ایک جگہ مکرم محمد احمد راشد صاحب مبلغ سلسلہ اور دوسری جگہ مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب کے ساتھ نشست ہو رہی تھی جس میں ہمارے مخلص نومبایعین اور زیر تبلیغ افراد کے علاوہ بہت سے ترکی نژاد بھی شامل تھے۔ یہ نشستیں کامیاب رہیں اور خدا کے فضل سے جلسہ پر پندرہ مزید ترک احباب نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اس طرح اب ترک قوم میں بھی خداتعالیٰ حضرت مسیح موعودؑ کی قبولیت بڑھا رہا ہے۔

ایک عجیب روحانی نظارہ

ویسے تو ہفتہ کے روز شام کے کھانے کے بعد نومبایعین اور زیر تبلیغ افراد کے لئے کافی اور چائے وغیرہ کے علاوہ کوئی خاص الگ پروگرام نہیں تھا مگر رات کو جلسہ گاہ کا احاطہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا جہاں ہر طرف ہر رنگ و نسل اور تمام براعظموں کے باشندے ٹولیاں بنائے پھیلے ہوئے تھے اور یوں لگتا تھا جیسے زمین کا نقشہ ہو اور گویا اس نقشے پر عملی طور پر حضرت مسیح پاکؑ کا یہ الہام درج ہو کہ مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ جماعت سے وابستگی اور خلافت سے تعلق کے ساتھ ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کی روحانی شخصیت و نورانی چہرہ کا ذکر ہر زبان پر تھا۔

ہفتہ کو رات گئے تک انتظامیہ کمیٹی کی میٹنگ جاری رہی جس میں مکرم امیر صاحب نے دیگر ہدایات کے علاوہ صفائی کے معیار کو مزید بہتر بنانے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ ہم نے رات ایک بجے ہی امیر صاحب کی ہدایت کے مطابق کام شروع کر دیا۔ اسی دوران مجلس خدام الاحمدیہ کی ٹیم صبح کی تبلیغی نشست کے لئے مرکزی جلسہ گاہ میں کرسیاں اور بنچ پہنچانے کی غرض سے آگئی۔ اس وقت اکثر کارکنان تو سو گئے تھے اس لئے خاکسار نے صحن میں بیٹھے ہوئے گفتگو میں مصروف نواحمدی احباب سے درخواست کی کہ ہماری مدد کریں چنانچہ فوراً سات نوجوان جو جرمنی، افریقہ اور عرب اقوام سے تعلق رکھتے تھے ہمارے ساتھ شامل ہو گئے اور بڑے ذوق وشوق سے وقار عمل میں حصہ لیا۔

اتوار کا روز

اتوار کا دن مصروف ترین دن تھا خصوصاً جرمن احباب کے ساتھ تبلیغی نشست کا وقت صبح ساڑھے دس بجے تھا اور مرکزی جلسہ گاہ میں سارے انتظامات کرنے تھے جہاں لوگ رات کو سوئے بھی تھے۔ بہرحال یہ مشکل کام بھی بخیروخوبی سرانجام پایا۔

تبلیغی نشست

اس تبلیغی نشست کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا جرمن ترجمہ پیش کیا گیا۔ اسی طرح ۱۳ زبانوں میں رواں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش نے "اسلام ہی مستقبل کا مذہب ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ گیارہ بجے یہ نشست اس مرحلے میں داخل ہوئی جو سب سے اہم اور مرکزی تھا۔ یعنی پیارے آقا سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تشریف لائے اور حاضرین کے سوالوں کے جوابات دیے۔ آپ کے جوابات سے ہر چہرہ متاثر و مطمئن دکھائی دیا اور بعض نے برملا اس کا اظہار بھی کیا۔ اس نشست میں خداتعالیٰ کے فضل سے چار ہزار سے زائد مہمانوں نے شرکت کی۔ اس کے بعد مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ اس سارے کام میں مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ نے ہماری بہت مدد کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اسی طرح مہمانوں نے جلسہ گاہ کا معائنہ کیا اور بک سٹال سے استفادہ کیا۔

عالمی بیعت

وقت بہت کم تھا اور مرکزی جلسہ گاہ کو خالی کر کے دوبارہ پہلے کی طرح تیار کرنا تھا اور عالمی بیعت کے لئے انتظامات مکمل کرنے تھے۔ اسی طرح نومبایعین کو دوبارہ مرکزی جلسہ گاہ میں لانا تھا اور بھی بہت سے کام تھے۔ فکر تھی مگر خدائے رحیم نے مدد فرمائی اور سارے کام خوش اسلوبی سے ہو گئے۔ اس طرح ہمارے نومبایعین بھائیوں نے بھی وہ عظیم لمحات اپنی آنکھوں سے دیکھے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر ساری دنیا میں تین صد سے زائد اقوام کے آٹھ کروڑ دس لاکھ چھ ہزار اور سات سو اکیس افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ یہ موقع جہاں روح پرور تھا وہاں ناقابل فراموش بھی تھا۔ جس کا نئے احمدیوں پر غیر معمولی روحانی اثر تھا۔

اتوار کے روز اختتامی تقریب کے لئے نومبایعین اور زیر تبلیغ افراد مرکزی جلسہ گاہ میں گئے جہاں حضور انور ایدہ اللہ کے اختتامی خطاب کا فیض پایا اور اس کے ساتھ ہی اس عظیم الشان جلسہ کا اختتام ہوا۔ خداتعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ جلسہ گاہ ملٹی نیشنل کے پروگرام ہر لحاظ سے کامیاب رہے۔ مردوں کے علاوہ خواتین کے لئے الگ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے پروگرام بنائے گئے تھے اور نومبایعات کے لئے ہر قسم کے رہائش وطعام وغیرہ کے بہترین انتظامات موجود تھے۔ ربوہ سے متعلق ایک تصویری اسی طرح خطاطی سے متعلق بہت دلچسپ نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔

احباب وخواتین کی طرف بک سٹال بھی لگائے گئے تھے جو تینوں دن مصروف رہے اور مختلف زبانوں میں نومبایعین نے لٹریچر حاصل کیا۔

جلسہ گاہ میں بہت سی معروف اور اہم شخصیات تشریف لائیں جن میں وزیر داخلہ غانا اور شہر منہائم کی انتظامیہ کا ۲۲ رکنی وفد۔ اسی طرح بہت سے ممالک کے امراء و مشنری انچارج صاحبان، مبلغین و بزرگان سلسلہ۔ اسی طرح امریکہ اور انگلستان کے سیکرٹریان تبلیغ نے بھی بڑی دلچسپی کا اظہار کیا اور بعد میں ہماری ان سے میٹنگز بھی ہوئیں۔

یہ جلسہ بظاہر تو اتوار کے روز ختم ہو گیا مگر اس کا فیض بہت پہلے شروع ہو جاتا ہے اور اسی طرح بعد میں جاری رہتا ہے۔ چنانچہ جلسے سے پہلے دوسرے ممالک سے آئے ہوئے مبلغین کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں خصوصاً موسیٰ رستمی صاحب صدر کوسووا کو تین ہفتے قبل بلایا گیا۔ انہوں نے جرمنی کے مختلف ریجنز کا دورہ کیا اور البانین، بوزنین اور کوسووا کے افراد میں تعلیم و تبلیغ کا بہت اچھا کام کیا اور جلسے میں احباب کی شمولیت کو یقینی بنانے میں مدد دی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

اسی طرح جلسے کے بعد بھی دوسرے ممالک سے آئے ہوئے بزرگان سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ فرانکفورٹ جماعت مختلف ممالک سے آئے ہوئے مبلغین کو اپنے سٹال پر ساتھ لے جاتی ہے جو شہر میں اپنی اپنی قوم کے افراد کو دیکھ کر انہیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ فرانکفورٹ چونکہ ایسا شہر ہے جہاں ہر قسم کے لوگ رہتے ہیں اس لئے تبلیغی سٹال پر ان باہر سے آئے ہوئے بزرگان کا ہونا بہت مفید تھا اور اب تو پھل بھی عطا ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ چنانچہ چند روز قبل کینیا کے ایک عیسائی دوست جو سٹال پر آئے تھے انہیں سینٹر میں آنے کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے پوری تسلی کے بعد امام وقت سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے۔

جلسہ گاہ ملٹی نیشنل میں جرمن، بنگلہ، بوسنیا، البانیہ، کوسووا، عرب، روما، برما، روسی، آذربائیجان، چینی، چیچنیا، افغانی، ایرانی، سپین، بلغاریہ، سلووینیا، پاکستانی، ہالینڈ، ترکی، قازقستان اور افریقن احباب نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ نومبایعین اور زیر تبلیغ کی تعداد چار ہزار سے زائد تھی۔

اس طرح حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے خداتعالیٰ کے وعدے کہ "مَیں تیری محبت دلوں میں بٹھاؤں گا، لوگ دور دراز علاقوں سے تیرے پاس آئیں گے، ہر قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی وغیرہ بڑی شان کے ساتھ پورے ہوئے اور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

آخر پر دعا ہے اللہ تعالیٰ اس جلسے کے فیض کو اور بھی بڑھائے۔ اسی طرح وہ تمام کارکنان جنہوں نے رات دن محنت کی اور محض خداتعالیٰ کی خاطر اپنے مالوں اور آراموں کو قربان کیا انہیں اس کا بہترین اجر عطا فرمائے اور آئندہ بھی بہترین خدمات کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین۔

درخواست دعا

خاکسار اپنے اور اہلیہ وبچگان کی صحت وتندرستی کاروبار میں برکت، بچوں کے روشن مستقبل اور نیک خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا کرتا ہے۔ (محبوب احمد امروہی قادیان)

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR & MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET,
CALCUTTA- 700072 ☎ 237050

بورکینا فاسو کے جنوبی ریجن "کاری" میں

ایک خوبصورت مسجد کی تعمیر

(رپورٹ: مکرم محمود ناصر ثاقب۔امیر و مبلغ انچارج بورکینا فاسو)

بورکینا فاسو کے جنوبی ریجن دِدگو میں خداتعالیٰ کے فضل سے بہت پرانی جماعتیں قائم ہیں۔ دِدگو شہر سے ۲۱ کلومیٹر جنوب میں ایک جماعت کاری (Kari) واقع ہے۔یہاں جو مسجد تھی وہ کافی خستہ ہو چکی تھی اور احباب جماعت کی ضرورت کے لحاظ سے ناکافی تھی جس کی بناپر مسجد کی تعمیر کا یہاں پروگرام بنایا گیا۔

سنگ بنیاد و تعمیر

اس مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب بھی بہت عمدہ ہوئی کیونکہ اس سال جلسہ سالانہ کے بعد دیگر ممالک سے آنے والے معززین کے ہمراہ کچھ جماعتوں کے دورہ کا پروگرام تھا۔ ۲۰؍فروری کو خاکسار محمود ناصر ثاقب امیر جماعت بورکینا فاسو کے ساتھ محترم عبدالرشید صاحب انور امیر جماعت آئیوری کوسٹ، مکرم حافظ احسان سکندر صاحب امیر جماعت بینن اور مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب نائب امیر گھانا اور دیگر مربیان کا قافلہ یہاں پہنچا۔جہاں مقامی جماعت نے پرتپاک استقبال کیا۔ بعد نماز ظہر مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب نے بنیادی اینٹ رکھی۔اس کے بعد دیگر معززین نے بھی اینٹیں نصب کیں۔جماعت کی طرف سے ایک بکرا بطور صدقہ مکرم عبدالرشید صاحب انور امیر جماعت آئیوری کوسٹ نے ذبح کیا۔ احباب جماعت سے جن کی تعداد ۲۰۰ کے قریب تھی مکرم حافظ احمد سعید جبرائیل صاحب نے خطاب کیا اور پرسوز دعا کے ساتھ تقریب ختم ہوئی۔

مسجد کی تعمیر میں مقامی جماعت نے بہت ہی عمدہ نمونہ پیش کیا۔یہ تمام کام وقار عمل سے ہوا۔ مسجد کی تعمیر دِدگو شہر میں جماعت کے صدر مکرم ابراہیم کونے صاحب نے کی۔

ریت بجری پانی سب چیزیں وقار عمل کے ذریعہ سے مہیا کی گئیں۔مقامی جماعت نے تقریباً ایک لاکھ فرانک سیفا تعمیر مسجد کے لئے نقد چندہ بھی دیا۔اس تعمیر کے سارے عرصہ میں بہت ہی جوش وخروش کا منظر دیکھنے کو ملا۔خدا کے فضل سے مسجد میں تین سو نمازیوں کی گنجائش ہے۔اس تمام کام کی نگرانی ہمارے مبلغ مکرم شلیل احمد صدیقی صاحب نے کی۔انہوں نے بہت محنت کی اور جماعت میں وقار عمل کی ایسی روح پیدا کردی ہے جو کہ ایک مثال بن گئی ہے۔

اس تقریب میں ۳۱ گاؤں سے وفود نے شرکت کی جس میں ۳۰ آئمہ اور ۲۸ گاؤں کے چیف شامل تھے۔شاملین کی کل تعداد ایک ہزار سے زائد تھی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہ ہمارے لوکل معلم ابوبکر باندا نے سیرۃ النبیؐ اور مساجد کی تعمیر پر لوکل زبان "جولا" میں تقریر کی۔اس کے بعد مختلف آئمہ نے اپنے جذبات تشکر کا اظہار کیا ۔ اس کے بعد Mr.Prefect نے اپنے خطاب میں مبارک باد دی اور جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ اسے اتنی اچھی مجلس میں دعوت دے کر عزت دی گئی ہے۔آخر

اس تقریب کو خدام الاحمدیہ کاری نے بہت خوبصورتی سے منظم کیا۔پروگرام کے لئے ایک بہت بڑا پنڈال (مقامی طرز کا) تیار کیا۔ تمام خدام نے خوبصورت یونیفارم مع ٹوپی زیب تن کی تھی اور اپنے مفوضہ کاموں کو بہت ہی احسن رنگ میں نبھا رہے تھے۔مقامی جماعت نے پروگرام میں شریک مہمانوں کی بہت ہی عمدہ خاطر مدارات کی۔انہوں نے مقامی طور پر دو گائے اور چار بکرے ذبح کر کے تقریباً ایک ہزار افراد کی ضیافت کا اہتمام کیا۔بہت ہی احسن انتظام کے ساتھ ساری تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اس مسجد کے افتتاح کی خبر نیشنل ریڈیو اور ایک خبار میں شائع ہوئی۔اس موقعہ پر خدام الاحمدیہ دِدگو نے کتب کی ایک نمائش کا اہتمام بھی کیا تھا۔

الحمدللہ یہ مسجد خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے اس علاقہ کی ایک خوبصورت مسجد ہے۔اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ تعمیر مسجد کے اس منصوبہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

"تکانا جلاسو" (آئیوری کوسٹ۔مغربی افریقہ) میں

وسیع، خوبصورت مسجد کے افتتاح کی تقریب

گاؤں کے چیف، ہیڈ چیف، چیف امام، میئر صاحب علاقہ کے نمائندگان، بڑی تعداد میں ارد گرد کے دیہات کے معززین کے علاوہ ڈھائی ہزار مرد و زن کی شمولیت

(وسیم احمد ظفر ۔ مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ)

جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ (مغربی افریقہ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے محبوب امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش تعمیر سو مساجد پر حسب توفیق عمل کرنے کی کوشش کر رہی ہے کیونکہ جس تیزی کے ساتھ جماعت کو سعید روحیں مل رہی ہیں ان کی تعلیم و تربیت کے لئے مساجد اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ آئیوری کوسٹ میں جہاں جہاں جماعت کو تعمیر مساجد کی توفیق مل رہی ہے وہاں پر تعلیم وتربیت کا کام احسن طریقہ سے جاری ہے۔اور مساجد والے علاقہ میں جماعت احمدیہ کا اثر گہرا ہوتا چلا جارہا ہے اور دشمن اپنی گہری چالوں کے باوجود منہ کی کھا رہا ہے اور ہر جگہ سوائے رسوائی کے اس کو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اَلحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

۸؍جون ۲۰۰۱ء کو بوآکے (Bouake) ریجن کے ایک بہت بڑے گاؤں تاکانہ جلاسو (Takana Djalaso) میں ایک پُروقار تقریب سعید کے ذریعہ ایک بہت بڑی مسجد کے افتتاح کی سعادت جماعت احمدیہ کو ملی۔اس مسجد کے افتتاح کی تیاریاں تقریباً دس روز قبل شروع ہوئیں۔پورے علاقہ میں اس تقریب میں شمولیت کے دعوت نامے دیئے گئے اور معززین علاقہ کو خاص طور پر مدعو کیا گیا۔آبی جان (Abid Jan) سے بھی ایک بہت بڑا وفد اس تقریب میں شمولیت کے لئے سپیشل ٹرانسپورٹ پر ۷؍جون کو مکرم عبدالرشید صاحب انور امیر جماعت احمدیہ کی قیادت میں پہنچا۔ ۸؍جون ۲۰۰۱ء کو صبح افتتاحی تقریب سے قبل پورے علاقہ میں عید کا سماں تھا۔ عورتیں، بچے، بوڑھے، جوان سبھی صاف ستھرے، رنگ برنگے کپڑوں میں ملبوس افتتاحی تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔بعض لوگوں نے اس تقریب کے لئے خاص طور پر نئے کپڑے سلوائے۔

افتتاحی تقریب تقریباً ساڑھے نو بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔اس تقریب میں گاؤں کے چیف صاحب، چیف آف کانتوں (جو بہت سارے گاؤں کا ہیڈ چیف ہوتا ہے)، گاؤں کے چیف امام صاحب، میئر صاحب علاقہ کے نمائندہ، پولیس کی بریگیڈ کے انچارج اور ارد گرد کے دیہات کے معززین بڑی کثرت سے شامل ہوئے۔ہر ایک کے چہرہ پہ خوشی ومسرت کے آثار تھے۔

گاؤں کے چیف صاحب، چیف آف کانتوں، چیف امام صاحب اور معززین علاقہ نے اپنے علاقہ میں جماعت احمدیہ کو پرجوش انداز میں خوش آمدید کہا۔میئر صاحب علاقہ کے نمائندہ نے میئر صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی ان کے علاقہ میں اسلامی خدمات اور سماجی بہبود کے کام کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ چیف امام صاحب نے بڑے جذباتی انداز میں جماعت کی مساعی کی تعریف کی جس سے فضا نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، مرزا غلام احمد کی جے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نعروں سے گونج اٹھی۔

اس تقریب کو کوریج دینے کے لئے آئیوری کوسٹ کے نیشنل ٹی وی چینل RTI کی ایک ٹیم وہاں پہنچی جس نے بڑے اچھے انداز میں پوری تقریب کی ویڈیو بنائی اور ۱۳؍جون اور ۲۲؍جون کو چار دفعہ بڑے اچھے انداز میں جماعت احمدیہ کا تعارف اور جماعت کی مساعی اور اس تقریب کی ویڈیو ٹیلی کاسٹ کی اور مکرم عبدالرشید انور صاحب کا انٹرویو بھی نشر کیا گیا جس میں امیر صاحب نے اسلام کی ترقی کے لئے جماعت کی مساعی کا ذکر کیا۔نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد یہ تقریب سعید اپنے اختتام کو پہنچی۔اس تقریب میں اڑھائی ہزار (۲۵۰۰) مرد و زن شامل ہوئے۔ تقریب کے اختتام پر مختلف لوگوں نے بڑے اچھے رنگ میں اپنے تاثرات دیئے اور جماعت احمدیہ عالمگیر کی اسلام کی سربلندی کے لئے کی جانے والی مساعی کی تعریف کی۔ اَلحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔ اس تقریب کی کامیابی میں مکرم عمر معاذ صاحب ریجنل مبلغ اور ان کی ٹیم نے اہم خدمات انجام دیں۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاء۔

درخواست دعا

خاکسار کے برادر نسبتی کی بیوی مکرمہ زرینہ بیگم صاحبہ امید سے تھیں، چار ماہ کا بچہ ضائع ہو گیا اب بیمار ہیں اور کافی کمزوری لاحق ہے انکی شفائے کاملہ اور عاجلہ نیز نعم البدل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔اعانت بدر۔۵۰ روپے۔ (محبوب حسن متعلم مدرسۃ المعلمین قادیان)

خاکسار کی والدہ صاحبہ، اہلیہ مکرم ملک نذیر احمد صاحب پشاوری درویش مرحوم پونے دو سال سے بعارضہ فالج بیمار چلی آرہی ہیں ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا احباب سے والدہ کی کامل شفایابی کیلئے، اور خاکسار کی جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک منیر احمد پشاوری قادیان)

☆ خاکسار اور اہلیہ اور بچوں کی صحت وسلامتی درازی عمر و دینی دنیاوی ترقیات نیز عزیز نثار احمد اور عزیز نذیر احمد اور عزیز افتخار احمد کے کاروبار میں نمایاں برکت کیلئے چھوٹے فرزند عزیز ظفر احمد کی پڑھائی میں کامیابی اور کاروبار میں برکت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔اعانت بدر ۵۰ روپے۔(منظور احمد حیدر آباد)

ضروری اعلان

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ وقف جدید کا سال جنوری سے شروع ہو کر دسمبر میں ختم ہوتا ہے سال 2001 وقف جدید کو نو ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض جماعتوں کے مخلصین نے وعدہ کے ساتھ ساتھ مکمل ادائیگی کر دی ہے جزاھم اللہ تعالیٰ خیراً۔

لیکن اس وقت ہندوستان کی اکثر جماعتوں کے افراد کے ذمہ چندہ وقف جدید کی وعدہ جات کے بالمقابل وصولی نہیں ہوئی ہے۔ جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے اس وقت وقف جدید کا کام بہت زیادہ پھیلا ہوا ہے تمام عہدیداران جماعت مبلغین و معلمین وقف جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں اس اہم تحریک کی طرف توجہ دلا کر ممنون فرمائیں۔ تاکہ بروقت چندہ وقف جدید وصول ہوتا رہے اللہ تعالیٰ جملہ افراد جماعت کے اموال میں برکت دے آمین۔ (ناظم وقف جدید قادیان)

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کوسمبی (اڑیسہ) مورخہ ۲۶۔۸۔۲۰۰۱ کو سیرۃ النبی ﷺ کا جلسہ مسجد احمدیہ کوسمبی میں منعقد کیا گیا تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار کی زیر صدارت مندرجہ ذیل مقررین نے تقریریں کیں۔

خاکسار نے افتتاحی تقریر کی۔ مکرم سہیل احمد صاحب، مکرم میر کمال الدین صاحب، مکرم سید انوار الدین صاحب، مکرم محمد شمیم صاحب معلم وقف جدید۔ آخر پر خاکسار نے صدارتی تقریر کی اور دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

محبوب نگر (آندھرا) مورخہ ۱۴ ستمبر بروز اتوار بعد نماز ظہر سیرۃ النبی ﷺ کا جلسہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ کے مکان پر منعقد ہوا جلسہ کی صدارت محترمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ چنتہ کنٹہ نے کی جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ عائشہ نسرین صاحبہ نے کی اور عہد نامہ صدر لجنہ محبوب نگر محترمہ حاجرہ بیگم صاحبہ نے دوہرایا۔ شہزادی بیگم صاحبہ نے نعت پڑھی اسکے بعد درج ذیل بہنوں نے تقاریر میں حصہ لیا۔

عزیزہ عظمت النساء، محترمہ جمیل النساء صاحبہ، محترمہ شکیلہ بیگم صاحبہ، محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ، محترمہ کبریٰ بیگم صاحبہ، محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ، محترمہ عائشہ نسرین صاحبہ، عزیزہ سعدیہ، عزیزہ ریشمہ، اور عزیزہ ثمینہ فردوس۔ ان تمام بہنوں نے الگ الگ عنوانات کے تحت سیرۃ النبی ﷺ کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا اور دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (عظمت النساء سیکریٹری لجنہ اماء اللہ محبوب نگر)

☆.....☆.....☆

شولاپور اور عثمان آباد کی ڈائری

بہوجن سماج پارٹی کے صدر
جناب کانشی رام کی خدمت میں اسلامی لٹریچر کی پیشکش

مورخہ ۲۶۔۷۔۰۱ کو صوبہ مہاراشٹر کے شہر شولاپور میں، جناب کانشی رام نیشنل صدر بہوجن سماج پارٹی و ممبر پارلیمنٹ راجیہ سبھا سے خاکسار نے ایک استقبالیہ پروگرام کے دوران ملاقات کر کے ان کی خدمت میں اسلامی لٹریچر پیش کیا اور جماعت کا تعارف کرایا۔ انہوں نے خوشی کے ساتھ لٹریچر قبول کرتے ہوئے خاکسار کا شکریہ ادا کیا

تربیتی اجلاسات

ماہ جولائی میں محترم مولوی جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد و مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید نگران دعوت الی اللہ مہاراشٹر کی طرف سے شولاپور سرکل کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا گیا۔ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب چیمہ، و مکرم مولوی شمشاد احمد صاحب ظفر مبلغ ممبئی بھی اس دورہ میں شامل تھے۔ انہوں نے متعدد مقامات پر اجلاسات منعقد کر کے نو مبائعین کو چندوں کی اہمیت بتائی اور ان نئی جماعتوں کا بجٹ تیار کر کے اور چندہ جات کی وصولی کر کے انہیں چندوں کے نظام میں شامل کیا گیا۔

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

ماہ جون میں عثمان آباد میں مکرم جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب صدر جماعت عثمان آباد و نائب نگران اعلیٰ شولاپور سرکل کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں شولاپور شہر و مضافات سے نو مبائعین و زیر تبلیغ افراد شریک ہوئے۔ مقررین نے موقع کی مناسبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

نو مبائعین کی مخالفت

ضلع عثمان آباد کی نئی جماعت موضع ساگوی کائی میں مکرم مولوی غلام نبی صاحب معلم کے ذریعہ نو مبائعین کی ہو رہی تعلیم و تربیت کی بھنک جب پڑوس کے گاؤں کے ایک مخالف احمدیت ماسٹر شیخ کو لگی تو یہ مخالف آئے دن اس گاؤں میں تبلیغی جماعت کے لوگوں کو لیکر پہنچنے لگا اور مخالفت پر کمربستہ ہو گیا۔ اس پر خاکسار نے ضلع پولیس کپتان عثمان آباد سے ملاقات کی اور سارے حالات سے واقف کرایا۔ موصوف نے اس کے خلاف سخت کاروائی کرنے کا حکم دیا۔ اس بات کا پتہ لگتے ہی ماسٹر شیخ فرار ہو گیا اور نو مبائعین نے راحت محسوس کی۔ (جمیل احمد سادیوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۸ ستمبر ۲۰۰۱ کو قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن میں درج ذیل تفصیل سے مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:- مکرمہ حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد حسن صاحب والدہ محمد اسلم خالد صاحب۔ آپکی تاریخ پیدائش فروری ۱۹۱۳ء ہے۔ ۸۸ سال عمر پائی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشہور صحابی حضرت میاں فضل محمد صاحبؓ ہرسیاں والے کی صاحبزادی تھیں جن کی عمر حضرت مسیح موعودؑ کی دعا سے دوگنی ہوئی۔ اسی دعا کی برکت سے مرحومہ کی عمر میں بھی غیر معمولی برکت دیکھنے میں آئی۔ مرحومہ ۵/۱ حصہ کی موصیہ تھیں۔ قرآن مجید کی عاشق تھیں بے شمار بچوں کو قرآن پڑھایا غریب پرور، صابر شاکر اور بہت محبت کرنے والی مہمان نواز خاتون تھیں۔ ایک لمبا عرصہ اخبار احمدیہ کی ترسیل کے شعبہ میں خدمت کی توفیق پائی اسی طرح لجنہ میں بھی نمایاں خدمات کی سعادت پائی۔ اولاد میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا، نواسے نواسیاں پوتے پوتیوں سے اللہ نے نوازا سبھی خدا کے فضل سے صاحب اولاد ہیں اور دیندار ہیں۔

نماز جنازہ غائب:- مکرم مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ انڈونیشیا ۸ اگست ۲۰۰۱ کو کینیڈا میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون آپ ۲۸ سال تک انڈونیشیا میں متعین رہے۔ نہایت سادہ درویش صفت انسان تھے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔ تدفین ربوہ بہشتی مقبرہ میں ہوئی آپ کی عمر ۷۳ سال تھی۔

☆ مکرم چوہدری رحمت علی مسلم ۴ جولائی ۲۰۰۱ کو وفات پا گئے۔ آپ نے ۱۹ سال کی عمر میں احمدیت قبول کی۔ اردو فارسی میں ایم۔اے۔ کیا تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں پڑھانے کے علاوہ جامعہ احمدیہ میں بھی آنریری طور پر پڑھاتے رہے۔ عالم فاضل انسان تھے اور علمی حلقوں میں بھی مقبول تھے۔

☆ مکرم محمد نصر اللہ صاحب ابن مکرم محمد الشواء صاحب آف شام ۱۲ اگست ۲۰۰۱ کو کینیڈا میں ۴۵ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون مکرم محمد الشواء صاحب شام کے ابتدائی مخلص احمدیوں میں سے ہیں اور محمد نصر اللہ صاحب بھی مخلص فدائی احمدی تھے۔

☆ مکرمہ مقبول بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری خیر الدین صاحب ناروے سویڈن میں وفات پاگئی ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ مخلص فدائی خاتون تھیں اور جماعت سویڈن میں "بے جی" کے نام سے یاد کی جاتی تھیں مرحومہ مکرم محمود احمد ورک صاحب (صدر مجلس انصار اللہ سویڈن) کی والدہ تھیں

کرشن گڑھ (راجستھان) میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۲۔۸۔۲۰۰۱ کو چھ افراد پر مشتمل ایک وفد جے پور سے کرشن گڑھ پہنچا ٹھیک ساڑھے دس بجے دن کو جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔ جلسہ میں نو مبائع خواتین بھی شامل تھیں۔ تلاوت قرآن کریم محترمہ مریم سلطانہ کرشن گڑھ نے کی اور ترجمہ عزیزہ رضیہ بانو آف کرشن گڑھ نے سنایا۔ محترمہ مزملہ بیگم صاحبہ آف جے پور نے سورہ یٰس کے پہلے رکوع کی تلاوت کی۔ اس کا ترجمہ محترمہ ممتاز وسیم صاحبہ نے سنایا۔ اس جلسہ میں درج ذیل مستورات نے تقاریر میں حصہ لیا۔

محترمہ زینت تبسم صاحبہ کرشن گڑھ، محترمہ فوزیہ شریف صاحبہ جے پور، محترمہ صائمہ امجد صاحبہ، عزیزہ روبی صاحبہ، محترمہ ممتاز وسیم صاحبہ، اور خاکسار دریں امجد۔ اور نظم میں محترمہ گلشن صاحبہ کرشن گڑھ اور پروین صاحبہ کرشن گڑھ نے حصہ لیا۔ آخر پر خاکسار نے دعا کروا کر اجلاس کی برخاستگی کا اعلان کیا۔

(دریں امجد صدر لجنہ جے پور)

☆.....☆.....☆

دعا کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | آصف محمود
کلکتہ
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
WROOM: 237-2185. 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006. 343-4137 RESI: 236- 2096. 236 -4696. 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702

Vol - 50 Thursday, 11th Oct 2001 Issue No: 41

بقیہ صفحہ: (۱)

علم میں تاکہ لوگ جان لیں اسلام کا نور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے نہ کہ جنگ کرنے والوں کی طرف سے اور یقیناً میں آسمان سے نازل ہونے والا مسیح ہوں۔ اور میرا وقت گمانوں کے ازالہ کا اور اسلام کو چمکتے ہوئے سورج کی طرح دکھانے کا ہے۔ پس اگر تم عقلمند ہو تو غور کرو ......

اور یقیناً اہل ادیان نے اپنی اپنی دعوت میں نرمی اور حلم کے طریق کو اختیار کیا ہے اور اپنی ملاقاتوں میں تواضع اور عاجزی کو لازم پکڑا ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اسلام جسموں میں چھریاں چلاتا ہے تاکہ طاقت اور بلندی حاصل کرے اور ہم مخلوق خدا کو تواضع اور انکساری سے دعوت دیتے ہیں۔ پس اللہ نے ان کی تدبیروں کو اور ان کی بہتان طرازیوں اور افتراپردازیوں کو آسمان سے دیکھا۔ اور اس نے اس دین کے مطلع کو روشن کر دیا برہان کے نور سے اور مخلوق کو دکھا دیا کہ اسلام اپنے رب کے نور سے قائم اور تائید یافتہ ہے نہ کہ تلوار اور نیزے سے اور اس نے روک دیا ہے کہ اس زمانہ میں قتال کیا جائے اور وہ ایسا حکم ہے جو حکمت اور عرفان کے پیالوں کا پینا ہمیں سکھاتا ہے اور کوئی ایسا فعل نہیں کرتا جو مصلحت وقتی کے خلاف ہو۔ اور وہ اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے۔ اور دلوں کی زنگ سے اور طبائع کی کجی اور سرکشی سے حفاظت کرتا ہے۔ پس اس نے اتارا مسیح موعود و مہدی معہود کو تاکہ لوگوں کے دلوں کو بچائے شیطان کے وساوس سے اور ان کی تجارت کو گھاٹے سے اور تاکہ وہ مسلمانوں کو بنائے نگہبانی کرنے والے شخص کی طرح......

پس اس نے ثابت کر دیا کہ اسلام اپنی دعوت میں سیف و سنان کا استعمال نہیں کرتا اور نہ ہی تیر چلاتا ہے۔ لیکن چلاتا ہے دلائل کے نیزے جھوٹ کو معدوم کرنے کے لئے۔ اور ہمارے اس زمانے میں شکوک و شبہات کے رفع کرنے کی نہایت شدت سے ضرورت ہے تاکہ لوگ حقیقت امر کو جانیں اور داناؤں کی طرح راز کو پہچانیں اور اسلام تمام بنی نوع انسان کا گھاٹ ہے اور قرآن مجید وہ کتاب ہے جس نے جمع کیا ہے ہر طرح کی مٹھاس اور خوبصورتی کو لیکن دشمن ظلم و زیادتی کی وجہ سے دیکھتے نہیں...... علاوہ ازیں اسلام وہ دین ہے جس کو اللہ نے مخصوص کیا ہے ان نشانوں کے ساتھ اور اس میں وہ برکات ہیں جس تک کوئی دین نہیں پہنچ سکتا اور اسلام آج کے دور میں اس معصوم کی طرح ہے جس کے خلاف گناہ کیا گیا اور انواع و اقسام کے بہتانات لگائے گئے اور اس کے خلاف زبان درازیاں کی گئیں اور اس کی عزت کی جگہوں پر حملے کئے گئے اور انہوں نے (دشمنان اسلام) کہا اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کی تعلیم کا خلاصہ انسانوں کا قتل ہے۔ پس میں مبعوث کیا گیا ہوں تاکہ لوگوں کو اس سعادت عظمیٰ سے فیضیاب کروں جو انہوں نے گم کر دیا ہے اور تاکہ جھگڑالو دشمن سے انکو نجات دلاؤں۔ اور یقیناً میں ظاہر کیا گیا ہوں زمینی لوگوں کی نظر میں گھٹیا لیکن آسمان میں چمکتے ہوئے حلوں میں ہوں۔ اسی طرح زمین میں میں ایک فقیر کی طرح ہوں لیکن آسمانی خدا کی نظر میں بادشاہ۔ پس مبارک ہے وہ جس نے مجھے پہچانا یا ان سچوں کو پہچانا جنہوں نے مجھے پہچانا۔ اور میں اہل دنیا میں بہت کمزور حالت میں آیا ہوں اور مجھے گالی گلوچ اور طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا گیا لیکن میں اپنے حضرت اعلیٰ کے نزدیک بہت بہادر اور طاقتور ہوں اور میرے لئے وہ تلوار ہے جو آسمان کے کناروں پر چلتی ہے اور وہ بادشاہت ہے جو کبھی بوسیدہ نہیں ہوتی اور وہ تلوار ہے کہ جس کی چمک بجلی کی چمک کے مشابہ ہے۔ جس کی مار جھوٹ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے اور میری آسمان میں وہ شکل ہے جس کو انسان نہیں دیکھ سکتا اور جس کو آنکھیں نہیں جانتیں اور میں زمانے کے عجائبات میں سے ہوں اور میں گناہوں سے پاک کیا گیا ہوں اور دور کیا گیا ہوں اور اسی طرح جو مجھ سے پیار کرتا ہے اور سچے دل سے میری طرف آتا ہے وہ گناہوں سے بھی پاک کیا جاتا ہے۔ اور یقیناً یہ میرے انفاس گناہوں کے زہر کا تریاق ہیں۔ اور دل کے خیالات کو شبہات کے بازار کی طرف لے جانے کے رستہ میں ایک پختہ روک ہیں۔ اور کبھی بھی کوئی بندہ نافرمانی سے رک نہیں سکتا سوائے اس کے جو پیار کرے رحمان خدا کے محبوب سے یا اس کے اطیبان اس کو خیرباد کہہ دیں۔ یا جوانی کے بعد بڑھاپا اس پر جھک جائے۔ اور جو اللہ کو یا اس کے بندوں کو پہچان لیتا ہے اس میں تیزی باقی نہیں رہتی۔ اور وہ اپنے پہلوؤں کو جھکاتا ہے۔ اور اس کے دست و بازو میں سرکشی باقی نہیں رہتی اور اہل نظر کے خواص میں سے یہ ہے کہ وہ پتھر کو سونے کی ڈلی کی طرح بنا دیتے ہیں۔ وہ ایسی قوم ہوتے ہیں جسکے ہم نشین بھی محروم نہیں رہتے۔ اور جن کے دوست محرومی کا شکار نہیں ہوتے۔ پس اللہ کی تعریف ہے اس کے احسانوں پر وہ محسن اور فضل کرنے والا ہے۔ اور خوب یاد رکھو کہ میں ہی مسیح ہوں اور برکات کی طرف کھینچا گیا ہوں دن بدن برکات بڑھ رہی ہیں۔ اور نشانات میں اضافہ ہو رہا ہے اور نور میرے دروازے پر چمک رہا ہے۔ اور زمانہ آتا ہے کہ بادشاہ میرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور وہ زمانہ قریب ہے۔ اور قادر خدا سے یہ بات عجیب نہیں۔

جلسہ سالانہ قادیان سے واپسی کیلئے ریلوے ریزرویشن

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان ۸-۹-۱۰ نومبر ۲۰۰۱ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ جو احباب جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان کی سہولت کیلئے نظامت ریزرویشن کی طرف سے حسب سابق امسال بھی واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں ۳۰ اکتوبر ۲۰۰۱ء تک ارسال کر دیں اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام معہ تفصیل رقم بھجوا دیں۔ یاد رہے کہ اس وقت ریلوے ریزرویشن ساٹھ دن پہلے کرانے کی سہولت موجود ہے۔

From Station..................To..................Date....................

Class....................Seat /Berth....................................

Train No..................Name.......................................

M/F................ Age...........

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور یہ مبارک سفر ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین

نوٹ:- اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ بذریعہ کمپیوٹر واپسی ریزرویشن کی سہولت موجود ہے۔ احباب اس سہولت سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔ (افسر جلسہ سالانہ قادیان)

جلسہ سالانہ قادیان میں طبی خدمات

جو ڈاکٹر صاحبان اور پیرامیڈیکل سٹاف اس سال جلسہ سالانہ قادیان میں آ رہے ہیں اور یہاں طبی خدمت بھی کرنا چاہتے ہوں وہ اپنے اسماء گرامی و کوائف خاکسار کو فوری ارسال کر دیں تاکہ ان کے نام بھی جلسہ سالانہ کے ڈیوٹی شیٹ میں شامل کر لئے جائیں۔

صوبائی امراء کرام سے بھی گزارش ہے کہ وہ اس تعلق سے اپنے صوبہ سے آنے والے ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کے کوائف بھی خاکسار کو جلد از جلد ارسال کر کے ممنون فرماویں۔ جزاکم اللہ

(ڈاکٹر طارق احمد ایس ایم او احمدیہ شفاخانہ قادیان)